تحریکِ پاکستان اور

اہلِ حدیث

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالعظیم انصاری

۹۵٤
ت

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

17
3
2000

تحریک پاکستان اور اہلحدیث

مولانا عبدالعظیم انصاری

www.kitabosunnat.com

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلک کتاب وسنت کے فروغ کے لئے کوشاں
خوبصورت اور معیاری مطبوعات
مکتبہ قدوسیہ

www.kitabosunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

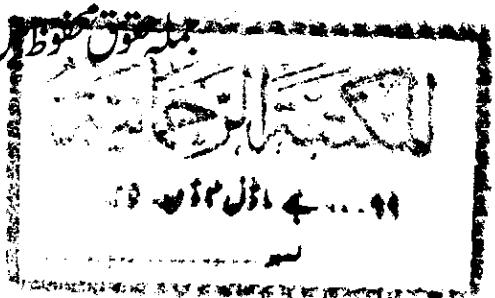

ناشر _____ ابوبکر قدوسی

اشاعت _____ فروری 2000ء

مطبع _____ موٹروے پریس

MAKTABA QUDDUSIA
REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585
Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخن اولین

چند سال پیشتر جمعیت اہل حدیث شہر لاہور نے "پاکستان کے قیام پر اہل حدیث کا کردار" کے موضوع پر ایک انعامی مقالہ لکھنے کا اعلان کیا- بہت سے اہل قلم نے اس میں حصہ لیا- میں نے بھی ایک مقالہ لکھ کر بھیجا مقالات کی جانچ پڑتال کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی جس میں مولانا عبدالخالق قدوسی شہیدؒ، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف رکن اسلامی مشاورتی کونسل پاکستان اور دیگر اہل علم شامل تھے- اس کمیٹی نے مقالہ جات کا مطالعہ کرنے کے بعد میرے مقالہ کو اول قرار دیا-

چنانچہ ایک پروقار تقریب میں جو اس مقصد کے لئے لاہور جمعیۃ اہل حدیث کے دفتر میں منعقد کی گئی تھی علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے نتیجہ کا اعلان فرمایا اور اپنے دست مبارک سے مجھے "سند امتیاز" اور ایک معقول رقم نقد انعام میں دی- اب وہی مقالہ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر اشاعت پذیر ہو رہا ہے-

حضرت علامہ رحمہ اللہ نے اس مقالہ کا نتیجہ سنانے کے بعد مجھے فرمایا تھا کہ ہم جلد اس کی طباعت کا انتظام کر دیں گے لیکن ان کی گوناں گوں مصروفیات اور غیر ملکی دوروں کی وجہ سے تاخیر ہوتی گئی تا آنکہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو ایک الم ناک حادثہ پیش آ گیا یوم پاکستان کی تقریب کے سلسلے میں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام مینار پاکستان کے قریب قلعہ لچھمن سنگھ کے فوارہ چوک میں ایک جلسے کے انعقاد کا انتظام کیا گیا- جلسہ میں حضرت علامہؒ اور آپ کے عظیم المرتبت رفقاء تشریف لائے- جن میں مولانا حبیب الرحمٰن یزدانیؒ، مولانا عبدالخالق قدوسیؒ، مولانا محمد نجیب خاں، قاضی عبدالقدیر خاموش سر فہرست تھے-

دوسرے احباب کے بعد حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ خطاب کے لئے تشریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لائے- آپ کو تقریر کرتے ابھی نصف گھنٹہ گذرا تھا کہ ٹھیک ۱۱ بج کر پچیس منٹ پر بم کا زبردست دھماکہ ہوا جس کی آواز دور تک سنائی دی گئی-اس حادثہ فاجعہ میں جماعت کے مایہ ناز سپوت اور علامہؒ کے وفادار ساتھی مولانا حبیب الرحمٰن یزدانیؒ' مولانا عبدالخالق قدوسیؒ' مولانا محمد نجیب خاں' حافظ عمران' شیخ احسان الحق' محمد عالم' عبدالسلام' سلیم پردیسی' مرزا عبدالحفیظ' شیخ معراج الدین موقعہ پر شہید ہو گئے اور حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شدید زخمی ہوئے' خون میں لت پت انہیں میو ہسپتال پہنچادیا گیا- چند روز نہایت تندہی سے ڈاکٹروں کی ٹیم نے علاج کیا مگر خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا- اس دوران سعودی حکومت کی طرف سے پیش کش ہوئی کہ انہیں یہاں بھیج دیا جائے- چنانچہ ایک خصوصی طیارہ حکومت سعودیہ کی طرف سے لینے کے لئے آگیا اور آپ کو ریاض کے ملٹری ہسپتال میں داخل کرادیا گیا سعودی' پاکستانی اور امریکہ کے نہایت تجربہ کار اور ماہر ڈاکٹروں نے آپ کی جان بچانے کی سر توڑ کوشش کی- لیکن کامیابی نہ ہوئی اور عہد آفریں شخصیت حضرت علامہ ۳۰ مارچ صبح نماز فجر کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جاملے- اناللہ وانا الیہ راجعون

ریاض میں نماز جنازہ کے بعد آپ کا جسد خاکی مدینہ منورہ پہنچادیا گیا وہاں مسجد نبوی میں دوبارہ جنازہ ہوا اور آپ کو جنت البقیع میں حضرت امام مالکؒ کے جوار میں سپرد خاک کردیا گیا ؎

پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اس اندوہناک قومی المیہ کے بعد اس مقالہ کی طباعت پر طبیعت آمادہ نہ ہوئی- علامہ کی شہادت اور ناگہانی وفات کوئی معمولی واقعہ نہ تھا- جماعت کے سب چھوٹے بڑے پیر و جوان اور مرد وزن اس عظیم صدقہ کی وجہ سے نڈھال تھے-

میں نے بھی طباعت کا ادارہ ترک کردیا کہ اور حضرت علامہؒ کی وفات کے بعد سوچا کہ ؎

آں قدح بشکست آں ساقی نماند

اب اس کی کیا ضرورت ہے علامہ کی شہادت کے بعد متعدد مرتبہ میرے بیٹے حافظ طاہر سلیم سلمہ صدر شعبہ علوم اسلامیہ پاک سمع کالج قطر نے مقالہ کی اشاعت کا اظہار کیا لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہجوم مشاغل کی وجہ سے مقالہ کی طباعت کا کام التوا میں پڑا رہا- چنانچہ امسال قطر واپسی پر انہوں نے اس کی اشاعت کا عزم کیا اور اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا-

مزید برآں حافظ طاہر سلیم کے مشورہ پر اس میں کچھ حک واضافہ کیا گیا ہے اس کا کچھ حصہ جس میں لفظی شدت تھی اسے حذف کر دیا گیا اور آخر میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے- جس میں جماعت کی بعض نامور شخصیات کا تذکرہ آ گیا ہے جنہوں نے تحریک پاکستان اور اس کے حصول کے لئے بھرپور کوشش اور تگ ودو کی یا کسی طرح سے پاکستان کی بانی جماعت مسلم لیگ سے تعلق رہا اور قیامت پاکستان کے وقت یا اس کے بعد ان کی سرگرمیاں پاکستان کے تحفظ اور بقا کے لئے جاری رہیں- اللہ تعالیٰ ان کا حامی وناصر ہو-

عبدالعظیم انصاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

اہل حدیث ایک فکر اور تحریک کا نام ہے جس نے ہر دور میں ایک نئی تاریخ رقم کی ہے اس کی ضیاپاشیوں نے تاریک راہوں کو روشن کیا اور صدیوں کے جمود کو توڑا۔ اور انسانی فکر و عمل کو اک ولولہ تازہ دیا ہے۔ دنیا کے کسی خطے میں جب بھی کسی دینی تحریک نے جنم لیا ہے بشرطیکہ وہ تحریک آزادی فکر کی حامی ہو اہل حدیث حضرات اس تحریک کے ہراول دستے میں شامل رہے۔ شخصیت پرستی کے طوق و سلاسل کو اتار پھینکا۔ حریت فکر کو منجمد کرنے والی زنجیریں کاٹ ڈالیں۔

تحریک پاکستان اور اہل حدیث بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس کتاب میں ان شخصیات کا اجمالی تذکرہ ہے۔ جن کی خدمات اور کارناموں نے قیام پاکستان کی منزل کو قریب کر دیا۔ یا کسی بھی حیثیت سے تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کے ساتھ تعلق رہا۔

کچھ عرصہ پیشتر جمعیت اہل حدیث پاکستان کی جانب سے ایک تحریری انعامی مقابلے کا انعقاد ہوا جس کا موضوع "تحریک پاکستان اور اہل حدیث" تھا ملک کے نامور اہل قلم اور جماعت کی مقتدر شخصیات نے اس مقابلہ میں حصہ لیا اور مقالات لکھے گئے۔ والد گرامی مولانا عبدالعظیم انصاری نے بھی اپنا مقالہ تحریر فرمایا۔ آپ کے مقالہ کو مکمل جانچ پڑتال کے بعد اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا مقالات کے جانچنے کا کام ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا جن میں معروف سکالرز اور دیگر اہل علم شامل تھے۔

انعامات کی تقسیم کے لئے مرکز اہل حدیث لاہور میں ایک شاندار اور پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے اس اہم تقریب کے موقعہ پر تحریک پاکستان اور اہل حدیث کے حوالے سے گفتگو فرمائی اور پہلی تین پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کے نتائج کا اعلان فرمایا۔ پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر والد محترم کو علامہ شہید نے اپنے دست مبارک سے "سند امتیاز" اور انعام خصوصی سے نوازا۔ اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مقالہ کی اشاعت کا بہت جلد انتظام کیا جائے گا۔ مگر ان کی زندگی نے وفا نہ کی اور شہادت فاخرہ کا لباس پہن کر راہی ملک عدم ہو گئے۔

اس مقالہ کی طباعت کے بعد والد گرامی کی ایک اور نہایت علمی کاوش بعنوان "سید احمد شہید اور تحریک جہاد" زیور طباعت سے آراستہ ہو کر جلد منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔

قارئین محترم سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس علمی اور دینی خدمت سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

حافظ طاہر قصوری
صدر شعبہ علوم اسلامیہ
پاک شمع سکول و کالج دوحہ قطر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریک پاکستان اور اہل حدیث

محمد بن قاسم نے ۷۱۱ھ میں ہندوستان پر حملہ کیا اور کراچی سے ملتان تک کا علاقہ فتح کر لیا۔ مسلمانوں کی آمد و رفت اگرچہ اس سے کافی عرصہ پہلے ہی شروع ہو چکی تھی اور ہندوستان کے لوگ اسلام سے روشناس ہو چکے تھے لیکن محمد بن قاسم کے حملے کے بعد ہندوستانیوں کی کثیر تعداد نے اسلام قبول کیا مسلمانوں کے اخلاق، عدل و انصاف اور اسلام کے سنہری اصولوں کی بدولت اس خطہ میں اسلام تیزی سے پھیلنا شروع ہوا پھر مختلف ادوار میں مسلمان حکمران یہاں حملہ آور ہوتے رہے یہاں تک کہ مغل دور حکومت میں جو قریباً ساڑھے تین سو سال کے طویل عرصے پر محیط ہے تمام ہندوستان اسلامی حکومت کے زیر نگیں آگیا اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد اس کے نااہل جانشین وسیع و عریض مغلیہ سلطنت کا نظم و نسق سنبھال نہ سکے اور ملک طوائف الملوکی کا شکار ہو گیا۔ آہستہ آہستہ انگریزوں نے یہاں قدم جمانا شروع کر دیئے بالآخر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کی وجہ سے انگریز ہندوستان پر قابض ہو گئے زمام اقتدار ان کے ہاتھ آگئی اور مسلمان حکومت سے محروم ہو گئے۔ اس محرومی کا سبب مسلمانوں کی بے عملی اور مذہب سے بیگانگی اور روگردانی تھی۔

انگریزوں نے چونکہ حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں سب سے زیادہ حصہ مسلمانوں ہی نے لیا تھا اور اس کی سزا بھی زیادہ تر انہی کو بھگتنی پڑی تھی انگریز مسلمانوں کی طرف سے مطمئن نہیں تھے اس لئے انگریزوں نے ہندوؤں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے مسلمانوں کو مذہب سے بے گانہ اور معاشی لحاظ سے بے دست و پا بنانے کی سازشیں شروع کر دیں۔ مسلمانوں میں وقتاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوقتاً استخلاص وطن مسلم معاشرے کی اصلاح اور نفاذ اسلام کی تحریکیں چلتی رہیں جن میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اور سید احمد شہید رحمتہ اللہ علیہ کی تحریک جہاد یا فرائضی تحریک اور ۵۷ء کی جنگ آزادی سرفہرست ہیں خلافت کمیٹی نے بھی کسی حد تک اس کام کو آگے بڑھایا تاآنکہ ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور انگریزوں کی مسلمانوں کے خلاف ظلم و زیادتی کی پالیسی کی وجہ سے مسلمان راہنماؤں اور قائدین نے سوچا کہ اب مسلمانوں کے حقوق و مفادات کی حفاظت کے لئے کوئی منظم کوشش ناگزیر ہے تاکہ انکا مستقبل محفوظ ہوسکے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کے مستقبل کی حفاظت کے لئے ایک چودہ نکاتی فارمولہ پیش کیا۔ دسمبر ۱۹۳۰ میں الہ آباد کے مقام پر مسلم لیگ کے زیر اہتمام علامہ اقبال کی صدارت میں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ آپ نے اپنے صدارتی خطبہ میں مسلمانوں کی علیحدہ قومیت کا نظریہ پیش کیا اور اس پر خوب روشنی ڈالی اور آپ نے فرمایا کہ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کو علیحدہ قومیت کا احساس دلایا جائے۔ چوہدری رحمت علی نے علامہ اقبال مرحوم کے اس تصور کے پیش نظر کہ مسلم اکثریت کے علاقوں میں مسلم حکومت قائم ہو اس خطہ کو پاکستان کے نام سے موسوم کیا۔

قائداعظم محمد علی جناح اس وقت ملک سے باہر لندن میں تھے وہ ۱۹۳۰ع میں واپس تشریف لائے اس وقت ہندو اور انگریز گٹھ جوڑ کسی قیمت پر مسلمانوں کو ان کے حقوق و مراعات دینے کو تیار نہ تھا۔ علیحدگی کے نظریہ کی شدت سے مخالفت کر رہے تھے۔

قائداعظم اور ان کے چند ساتھیوں نے مسلمانوں کیلئے جداگانہ حقوق کا مطالبہ کرتے ہوئے قیام پاکستان کیلئے اپنی مساعی تیز کردیں ہر قسم کی مشکلات اور مخالفتوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔

اس وقت ملک ایک عجیب کشمکش میں مبتلا تھا مسلمان احساس کمتری کا شکار اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مایوسی میں گرفتار تھے علامہ اقبال کے افکار و نظریات نے مسلمانوں کی سیاسی سیرت اور دینی بصیرت پر خاطر خواہ اثر ڈالا۔ اور مقہور و مجبور اسلامیان ہند کو اس اندھیرے میں ایک روشنی کی کرن نظر آئی۔

۱۹۳۷ء میں علامہ اقبال نے جب بستر مرگ پر پڑے تھے قائد اعظم سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

قائداعظم! ہم آپ کو قائد اعظم مانتے ہیں آپ پاکستان کے لیئے آواز اٹھائیں اور قائد اعظم نے پاکستان کا مطالبہ پیش کر دیا۔ ۱۹۳۷ء تا ۱۹۴۰ء کے مختصر عرصہ میں مسلم قوم قائداعظم کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی ان کے گرد جمع ہو گئی۔ اس میں کسی خاص فرقہ گروہ مسلک یا فردواحد کی خصوصیت نہ تھی بلکہ بلا تخصیص ملک کے ہر طبقہ اور ہر حصہ کے مسلمانوں نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا اور بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔

۱۹۴۰ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک ملک گیر فسادات ہوتے رہے جس کی انتہا ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے موقع پر ہوئی کسی امتیاز کے بغیر سب مسلمانوں نے بے دریغ قربانیاں دیں اس میں ان علاقوں کے مسلمان بھی پیش پیش تھے جن کا پاکستان میں شامل ہونے کا قطعی احتمال بھی نہ تھا جس کا خمیازہ وہ آج تک ہندوستان میں آئے دن ہندو مسلم فسادات کی صورت میں بھگت رہے ہیں قیام پاکستان سے لیکر آج تک ہندوستان میں ہزاروں کی تعداد میں مسلم کش فسادات ہوئے اور اس میں مسلمانوں کی جان و مال کا بے پناہ نقصان ہوا اس میں بھی کسی فرقہ یا گروہ کی تمیز نہیں کی جاتی بلکہ وہ مسلمان جنہوں نے خلوص سے اپنی صوابدید پر پاکستان کی مخالفت کی تھی وہ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔

۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے موقع پر ہندو اور سکھوں نے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ڈھائے اور اسلامیان ہند جن المناک درد انگیز اور ہولناک حالات سے دو چار ہوئے اس لرزہ خیز اور وحشیانہ مظالم کا شکار کوئی خاص طبقہ ہی نہیں تھا بلکہ بلا تفریق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کو اس خاک و خون اور آتش و آہن کے سمندر سے گذرنا پڑا۔

ہندوستان کی اصلاحی تحریکیں

پاکستان کا قیام کسی فوری جوش و جذبے یا وقتی ہیجان کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ اس کے پس منظر میں مختلف دینی مذہبی سیاسی اور اصلاحی تحریکوں کی لمبی تاریخ اور آزادی وطن اور اسلامی حکومت کی بحالی کے لئے ان کی بے مثال قربانیوں کا بڑی حد تک عمل دخل ہے جنہوں نے اسلامی تعلیمات' اقدار و روایات' نظام اسلام کے نفاذ و احیاء مسلمانوں کے حقوق و مفادات کی بحالی اور تحفظ اور غیر ملکی حکمرانوں سے ملک کو نجات دلا کر یہاں اسلامی ریاست قائم کرنے کی مخلصانہ کوشش کیں۔

ان میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' سید احمد شہید اور ان کی تیار کردہ جماعت مجاہدین اور بنگال میں فرائضی تحریک وغیرہ سر فہرست ہیں شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ ۲۱ فروری ۱۷۰۳ع یعنی اورنگ زیب عالمگیر کی وفات سے چار سال پہلے پیدا ہوئے یہ زمانہ سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے زوال اور انحطاط کا عہد ہے مگر اس دور میں مذہبی اور علمی لحاظ سے اصلاح و تجدید کا کام بھی شروع ہو چکا تھا۔

اسی زمانہ میں عرب کے علاقہ نجد میں بہت بڑے مصلح شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کا ظہور ہے جو اپنے وقت کا مجدد تھا۔

شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ ۱۵ سال کی عمر میں علوم و فنون کی تحصیل سے فارغ ہو گئے ان کی علمی وسعت' ذہانت اور بصیرت کا اندازہ ان کی تصانیف سے لگایا جا سکتا ہے جن کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔ شاہ صاحب کی تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور کتاب حجتہ اللہ البالغہ ہے اس کے متعلق نواب صدیق حسن خاں مرحوم لکھتے ہیں۔

ایں کتاب اگرچہ در علم حدیث نیست اما احادیث بسیار دراں درج کردہ و حکم اسرار بیان نمودہ تا آنکہ در فن خود مسبوق علیہ واقع شدہ و مثل آں دریں دوازدہ صد سال ہجری ہیچ یکے از علمائے عرب و عجم تصنیفے موجود نیامدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا شبلی اس کے متعلق لکھتے ہیں

حجتہ اللہ البالغہ میں انہوں (شاہ صاحب) نے شریعت کے حقائق و اسرار بیان کئے ہیں درحقیقت علم کلام کی روح وروان ہے علم کلام سے واقفیت اس کا نام ہے کے مذہب اسلام کی نسبت ثابت کیا جائے کہ وہ منزل من اللہ ہے مذہب دو چیزوں سے مرکب ہے عقائد و احکام۔ شاہ صاحب کے زمانے تک جس قدر تصنیفات لکھی جا چکی تھیں صرف پہلے حصے کے متعلق تھیں دوسرے حصے کو کس نے مس نہیں کیا تھا شاہ صاحب پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس موضوع پر کتاب لکھی (رود کوثر شیخ محمد اکرام صفحہ ۵۴۶)

قرآن کریم کا پہلا فارسی ترجمہ بھی شاہ صاحب ہی نے کیا اس طرح انہوں نے عوام اور حکمرانوں کی اصلاح کے لئے بڑی مدبرانہ کوشیش کیں۔

سیاسی لحاظ سے یہ دور طوائف الملوکی کا تھا اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد ان کے جانشین اپنی نالائقی کی وجہ سے نظام حکومت پر گرفت مضبوط نہ کرسکے۔ اس لئے ہندوؤں کو کھلی چھٹی مل گئی کہ وہ اسلامی حکومت کی جڑیں کھوکھلی کر سکیں۔ مرہٹوں اور جاٹوں نے دہلی کے آس پاس مسلمانوں کے ناک میں دم کر دیا۔ پنجاب میں سکھوں نے لوٹ مار شروع کر دی رہی سہی کسرایران کے نادر شاہ نے دہلی پر حملہ کرکے نکال دی۔ محمد شاہ نے نادر شاہ سے شکست کھائی اور دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔ اب جاٹ اور مرہٹے اسلامی حکومت کو ختم کرنے کے خواب دیکھنے لگے۔

شاہ صاحب نے مغل حکمرانوں کو بیدار کرنے کی پوری کوشش کی جو بے کار ثابت ہوئی اور محمد شاہ نے کوئی اثر قبول نہ کیا۔

شاہ صاحب سے مسلمانوں کی یہ حالت زار دیکھی نہ گئی اس لئے آپ نے افغانستان کے حکمران احمد شاہ ابدالی کو خط لکھ کر ملکی حالات سے مطلع کیا اور امداد چاہی۔ اس دعوت پر یہ افغان سردار ہندوستان آیا اور پانی پت کے میدان میں مرہٹوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو زبردست اور عبرت ناک شکست دی جس سے ہندوؤں کے سہانے خواب منتشر ہوگئے اور ان کی کمر ٹوٹ گئی۔ مرہٹوں کی قوت ختم ہوگئی اور ان کے عزائم خاک میں مل گئے۔

اس طرح شاہ صاحب نے مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا کرکے انکو برباد ہونے سے بچالیا۔ وہ صحیح معنوں میں آزادی کے مجاہد تھے اگر احمد شاہ ابدالی واپس نہ جاتا اور ہندوستان میں حکومت کی باگ ڈور سنبھال لیتا تو آج تاریخ کچھ اور ہوتی۔

اسلامیان ہند میں سیاسی اور مذہبی بیداری شاہ ولی اللہ کی تجدیدی اور اصلاحی مساعی کی بہت بڑی حد تک رہیں منت ہے۔

ان کے بعد ہندوستان میں جتنی سیاسی اور مذہبی تحریکیں قائم ہوئیں وہ سب شاہ صاحب سے متاثر ہوئیں۔

شاہ صاحب کے بعد آپ کے فرزندان گرامی شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالغنی نے جو علم و حکمت، فہم و فراست اور زہدوورع میں اپنی مثال آپ تھے دینی ملی اور اصلاحی عدیم المثال کارنامے سرانجام دیئے۔

تحریک مجاہدین

تیرھویں صدی ہجری اور انیسویں صدی عیسوی کا زمانہ مسلمانوں کے لئے ہر اعتبار سے تکلیف دہ اور اذیت ناک تھا وہ دینی، مذہبی معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے کس مپرسی کی حالت میں تھے اس وقت سارے پنجاب پر سکھ چھائے ہوئے تھے اور ہندوستان کا باقی علاقہ انگریزوں کے قبضے میں تھا۔

مسلمانوں کی اس زبوں حالی اور ابتری سے جو لوگ متاثر ہوئے ان میں حضرت سید احمد شہید مولانا محمد اسماعیل دہلوی اور ان کے رفقائے کرام کے اسمائے گرامی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

یہ پاک باز اور نیک باطن خدا کے بندے دلوں میں اسلامی تڑپ لے کر اجتماعی طور پر میدان عمل میں نکلے اور پورے ہندوستان کے دیہات و قصبات اور شہروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پہنچ کر مسلمانوں کو منظم کر کے انھیں جدوجہد کے لئے تیار کیا۔

اس تحریک کا ایک مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ میل جول کی وجہ سے جو غیر اسلامی رسومات اور بدعات پیدا ہو چکی ہیں ان سے روکا جائے اور انہیں اسلامی شعار کا پابند بنایا جائے اور کتاب و سنت پر عمل کرنے کیلئے آمادہ کیا جائے۔

دوسرا مقصد یہ تھا اس ملک سے غیر ملکی حکمران انگریزوں کو نکال کر ملک کو آزادی کی نعمت سے ہمکنار بنائیں۔ اور اسلامی نظام کا نفاذ کر سکیں اس کے لئے باقاعدہ جہاد بالسیف کی ضرورت تھی جس کے لئے اسلام پر جان دینے والے مجاہدین کی جماعت تیار کی گئی۔

اس وقت پنجاب میں سکھوں کا ظلم و ستم انتہا کو پہنچ چکا تھا مسلمانوں کی عزت و آبرو محفوظ نہ تھی مسلمانوں کو مساجد میں اذان دینے سے جبراً روک دیا گیا تھا سکھ درندے مسلمان خواتین کو دن دیہاڑے اٹھا کر لے جاتے' لوٹ مار کرتے اور بے گناہ مسلمانوں کا خون بہاتے۔

ان حالات کے پیش نظر سید احمد شہید نے پنجاب میں سکھوں سے جہاد کرنا مناسب سمجھا۔ تاکہ پنجاب کو سکھوں کے مظالم سے آزاد کر کے پھر انگریزوں کے خلاف جنگ کی جاسکے۔ اس کے علاوہ آپ ابھی انگریزوں کو چھیڑنا نہیں چاہتے تھے اس لئے کہ مجاہدین ابھی اس قابل نہ تھے کہ کسی منظم اور مضبوط عسکری قوت کا مقابلہ کر سکیں۔

اس ملک میں یہ پہلی اسلامی تحریک تھی جس کا بنیادی نظریہ خالص کتاب و سنت کی ترویج واشاعت اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمت و سطوت کی بحالی تھا۔

ان لوگوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے آرام و راحت کو ترک کر دیا اپنے گھربار اور ملک کو خیرباد کہہ کر بے پناہ مصائب و آلام کو دعوت دی جذبہ جہاد سے سرشار یہ نفوس قدسیہ سید احمد شہید کی قیادت میں ایک طویل سفر کر کے یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

براستہ راجستھان' سندھ' بلوچستان' کابل' قندھار' ہندوستان کی مغربی سرحد پشاور سے ہوتے ہوئے آزاد قبائل پہنچے اور وہاں پہاڑوں میں اپنا مرکز اور مسکن بنایا اس وقت آپ کے ساتھ صرف پانچ چھ سو مجاہدین تھے اس کے بعد مزید مجاہد بکثرت وہاں پہنچنے شروع ہوئے۔ ان میں اکثریت علمائے دین کی تھی اور انہی کے ہاتھ میں سلسلہ جہاد کی زمام اہتمام تھی۔ علماء میں مولانا محمد اسماعیل دہلوی' مولانا عبدالحی' مولانا کرامت علی' سید اولاد حسن قنوجی' سید محمد علی رام پوری اور مولانا ولائیت علی عظیم آبادی شامل تھے۔

یہ سب بزرگ جماعت اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے جو محض اعلائے کلمتہ اللہ اور ملک سے انگریز کے اثر و اقتدار کو ختم کرنے کے لئے میدان جہاد میں اترے تھے لیکن حالات نے انہیں سکھوں کے مقابلے میں لا کھڑا کیا۔

جب سکھ حکومت کو ان غازیوں کے عزائم کی خبر ہوئی تو ان کی فوج مجاہدین کے مقابلے کو نکلی اور مسلسل کئی شدید جنگیں ہوئیں آخری معرکہ بالا کوٹ کے میدان میں ہوا جس میں ۲۴ ذی الحج ۱۲۴۶ (۶ مئی ۱۸۳۱ع) کو سید احمد بریلوی' مولانا محمد اسماعیل دہلوی اور دیگر بہت سے غازی رتبہ شہادت کو پہنچے۔

دراصل پاکستان کی بنیاد بالا کوٹ کے میدان میں ان پاک باز ہستیوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے رکھ دی تھی جناب شورش کاشمیری مرحوم "بوئے گل' نالہ دل' دود چراغ محفل" میں رقمطراز ہیں۔ "یہ غلط ہے کہ پاکستان مسلم لیگ نے بنایا۔ پاکستان حاصل اس نے کیا لیکن اس کی بنیاد سید احمد شہید نے رکھی تھی۔"

معرکہ بالاکوٹ کے بعد مجاہدین نے ہمیشہ انگریز کی مخالفت کی۔ مجاہدین کی یہ باقاعدہ اور منظم تحریک تھی جس نے ۱۹۴۷ع قریباً سو سال تک انگریزی حکومت کو پریشان رکھا پاکستان کا پیش خیمہ تھی بالا کوٹ کے پہاڑوں میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید اور ان کے ساتھیوں نے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے پاکستان کی بنیاد رکھ دی تھی۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا مقصد صرف ہوس' ملک گیری اور اقتدار حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ ہندوستان سے غیر مسلم اقتدار ختم کرکے اسے صحیح معنوں میں دارالاسلام بنانا تھا تاکہ یہاں اسلامی شریعت کا نفاذ ہو اور کتاب و سنت کی روشنی میں اسلامی مملکت کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء

— معرکہ بالاکوٹ ۱۸۳۱ع کے ۲۶ سال بعد پھر جنگ آزادی کا آغاز ہوا۔ جسے انگریز نے بغاوت کا نام دیا اس میں دیگر علماء کے ساتھ علمائے اہلحدیث نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ علماء کی طرف سے جہاد کیلئے جو فتوی جاری کیا گیا اس میں اہل حدیث علماء خصوصا شیخ الکل حضرت میاں سید نذیر حسین رحمتہ اللہ علیہ کے دستخط موجود تھے ۱۸۵۷ع کی جنگ آزادی میں جن علمائے دین نے حصہ لیا ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انکا تعلق وہابیوں سے تھا اور سید احمد شہید کی تحریک جہاد سے ان کا گہرا رشتہ تھا جنرل بخت خاں اور اس کے ساتھی بھی وہابیت سے منسلک تھے۔

چنانچہ مولوی ذکاء اللہ رقم طراز ہیں

— دہلی میں جب باغی سپاہ کے افسر اعلیٰ بخت خاں و غوث محمد خاں و مولوی امام خاں جمع ہوئے اور ان کے ساتھ مولوی عبدالغفار اور مولوی سرفراز علی آئے تو پھر "وہابیوں" کا اجتماع دہلی میں شروع ہوا اور مولوی سرفراز علی جہادیوں کا میر لشکر اور بخت خاں اس کا معاون ہوا۔ (ہندو پاک بحوالہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ع) مولانا غلام رسول مہر اپنی کتاب ۱۸۵۷ع بہادر شاہ کے مقدمے میں حکیم احسن اللہ خاں کا بیان نقل کرتے ہیں۔

اس ہنگامے میں "وہابیوں" نے بھی نمایاں حصہ لیا اور نہ صرف ٹونک سے بلکہ ہر جگہ سے آئے بخت خاں خود وہابی تھا اس کے علاوہ محمد شفیع رسال دار مولوی امام خاں رسال دار سرفراز علی جسے بخت خاں نے غازیوں کا سالار بنایا۔ انہوں نے فتوی بھی چھاپا کہ مسلمان مذہبی جنگ کے لئے میدان میں آجائیں۔ جے پور' بھوپال'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہانسی' حصار وغیرہ سے بھی "وہابی" آئے دوسری جگہ یہ لفظ بھی ہیں بخت خاں کی آمد پر بہت سے وہابی شامل ہوئے۔ (حوالہ ایضاً)

مولانا مسعود عالم ندوی "ہندوستان میں پہلی اسلامی تحریک" اور شیخ محمد اکرام "موج کوثر" جناب شورش کاشمیری "بوئے گل' نالۂ دل دود چراغ محفل" اور مولانا غلام رسول مہر نے "سید احمد شہید" "سرگزشت مجاہدین" جنگ آزادی ۱۸۵۷ء" میں تفصیل سے لکھا ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے مجاہدین کا سید احمد شہید کی تحریک سے تعلق تھا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کی بعد جو مقدمات مجاہدین کے خلاف قائم کئے گئے ان میں زیادہ تر انہی بزرگوں کو ملوث کیا گیا جنہوں نے سید احمد شہید کے ساتھ ان کی تحریک میں حصہ لیا تھا۔ ان مقدمات میں اہل صادق پور کیساتھ جو مظالم ڈھائے گئے ان کی معمولی سی جھلک بیان کی جاتی ہے۔

صادق پور کا وسیع محلّہ جس میں اس خاندان کے عالی شان مکانات تھے مسمار کرکے زمین کے برابر کر دیا گیا۔ چونکہ پٹنہ کے لوگ اس خاندان کی ضبط شدہ جائداد خریدنے پر آمادہ نہ تھے۔ فیصلہ ہوا کہ منہدم مکانوں کا احاطہ پٹنہ میونسپلٹی کو دے دیا جائے تاکہ اس خاندان کا نام و نشان نہ رہے۔ اس فیصلے پر اس طرح عمل ہوا کہ مکانوں اور باغوں کے علاوہ خاندانی قبرستان کو بھی کھود ڈالا گیا اور اس وسیع سرزمین پر بازار اور میونسپلٹی کی عمارات تعمیر ہوئیں۔ (موج کوثر ۵۵)

ظالموں نے اس منتقمانہ بربریت کے لئے عین عید کا دن منتخب کیا (موج کوثر) یہ سب بزرگ اہل حدیث (وہابی) تھے جو اس سخت آزمائش و ابتلاء سے دوچار ہوئے۔

مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی مولانا لیاقت علی الہ آباد' مولانا رحمت اللہ کرانوی یہ سب حضرات اسی سلسلے کی کڑی تھے جنہوں نے جنگ آزادی میں حصہ لیا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد جن علمائے کرام اور مجاہدین کو قید و بند' پھانسی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبور دریائے شور کی سزائیں دی گئیں ان میں بھی (وہابی) اہلحدیث کی تعداد زیادہ تھی۔

مولانا محمد جعفر تھانیسری کو مجاہدین کی اعانت کے سلسلے میں جو اذیت ناک سزائیں دی گئیں وہ ان کی تصنیف "کالا پانی" میں تفصیل سے درج ہیں۔ بعض حضرات آج کل تاریخی حقائق کو غلط رنگ میں پیش کر رہے ہیں۔ بعض حضرات تو تحریک مجاہدین کو غلط انداز میں پیش کرکے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سید احمد شہید اور شاہ اسماعیلؒ نے مسلمانوں ہی کے خلاف یہ اقدام کیا تھا حالانکہ واقعات شاہد ہیں کہ جن افغان سرداروں نے غداری کی اور دشمن کا ساتھ دیا ان کے خلاف بے شک قدم اٹھایا گیا ورنہ تمام جنگیں سکھوں کے ساتھ ہوئیں اور سکھوں کے ساتھ ہی جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ اس کے باوجود ان بزرگوں' پر کفروار تداد کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ بعض بزرگ یہ بھی تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ سید احمد شہید کے جانشین صرف وہی ہیں اور ۱۸۳۱ع کے بعد وہی تحریک آزادی میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ حالانکہ جنگ امبیلا ۱۸۶۳ع شہزادہ عبداللہ بن مولوی ولائت علی کی کمان میں لڑی گئی اور یہ اہلحدیث تھے پروفیسر محمد ایوب قادری اس مہم میں پیش پیش ہیں کہ تحریک مجاہدین اور علمائے اہلحدیث نے ہمیشہ انگریز کی وفاداری کی۔ بلکہ مولانا ولائت علیؒ کو حنفی ثابت کرنے کیلئے "تذکرہ صادقہ" کے بعض حصہ کو شائع کرکے یہ ناکام کوشش کی ہے کہ مولانا ولایت علی حنفی تھے۔ اپنی کتاب جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں اور بھی خلاف واقعہ بہت سی باتیں جناب ایوب قادری نے درج کی ہیں جن میں سب سے زیادہ تکلیف دہ ان کا یہ الزام عائید کرنا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں اور اس کے بعد جماعت اہل حدیث انگریز کی وفاداری کا دم بھرتی رہی خصوصا سید نذیر حسین محدث دہلوی کے بارے میں ان کی دینی اور ملی خدمات کا انکار کرتے ہوئے ایک واقعہ کی بنا پر انہیں بھی انگریز کا وفادار ثابت کرنے پر زور دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ۵۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی جنگ کے دوران حضرت میاں صاحب نے ایک انگریز خاتون کی جان بچائی اور اسے اپنے گھر میں پناہ دی چونکہ وہ زخمی تھی جب صحت یاب ہوئی تو اسے اس کے گھر والوں کے پاس بحفاظت پہنچا دیا۔ اس میں انگریز کی وفاداری کیسے ثابت ہوئی یہ لکھتے وقت وہ بھول گئے کہ اسلام کی تعلیم اس بارے میں کیا ہے کہ دوران جنگ عورتوں اور بچوں کو نشانہ حرب و ضرب نہ بنایا جائے۔ حضرت میاں صاحب کا یہ عمل انسانی ہمدردی اور اسلامی تعلیم کے عین مطابق تھا۔ کیا محترم قادری صاحب کو یہ معلوم نہیں ہے کہ حضرت میاں صاحب نے اس دور میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں اور ایک سال تک راولپنڈی جیل میں مقید رہے۔ چنانچہ شیخ محمد اکرام صاحب "موج کوثر صفحہ ۴۹" پر رقم طراز ہیں۔

"آپ نے دہلی کی مسجد اورنگ آبادی میں حدیث اور تفسیر کا درس شروع کیا اور کوئی پچاس برس خدمت عظیم میں گذار دیئے۔ شمالی ہندوستان کے اکثر علمائے اہل حدیث کا سلسلہ استناد آپ تک پہنچتا ہے اور اس وجہ سے آپ کو شیخ الکل بھی کہتے ہیں"

۸۱۔۱۲۸۰ھ میں جب انبالہ کا مشہور مقدمہ شروع ہوا جس میں علمائے صادق پور پٹنہ و دیگر اعیان و انصار اہلحدیث گرفتار ہوئے تو اس کی لپیٹ میں مولانا بھی آگئے اور قریباً ایک سال تک راولپنڈی جیل میں قید رہے اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آیا جب گورنمنٹ کو آپ کے علم و فضل کا احساس ہوا اور ۱۳۵۱ھ میں آپ کو شمس العلماء کا خطاب ملا لیکن آپ اس پر کوئی فخر نہ کرتے تھے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ میں اس سے خوش ہوں کہ لوگ مجھے میاں صاحب یا نذیر کہتے ہیں۔ اس سے میری درویشانہ طرز میں فرق نہیں آتا"

اسی طرح یہ کہنا کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد جماعت اہل حدیث انگریزوں کی وفادار رہی تاریخ کو جھٹلانا ہے۔

سید احمد شہید کی تحریک مجاہدین کی سرگرمیاں جنگ بالا کوٹ کے بعد ۱۸۵۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے لیکر قیام پاکستان تک جاری رہیں۔ مختلف اوقات میں انگریزوں سے جھڑپیں بھی ہوئیں۔ جنگ امبیلا وغیرہ اس کے شاہد ہیں اس عرصے میں جن بزرگوں کے سپرد مجاہدین کی قیادت رہی ان میں مولانا عبداللہ' مولانا عبدالکریم' امیر نعمت اللہ' امیر رحمت اللہ' مولانا محمد بشیر شہید اور مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی شامل ہیں یہ کون بزرگ تھے کیا دیوبندی یا حنفی تھے؟ یہ سب اہل حدیث تھے۔

اس کے علاوہ اس سوسال کے طویل عرصے میں ہندوستان کی جماعت اہل حدیث نے مجاہدین کی خفیہ طور پر جو مالی امداد کی وہ کسی سے مخفی نہیں اس کوشش میں بعض بزرگوں کو سخت اذیتیں اور قید و بند کی سزائیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ ان نفوس قدسیہ میں مولانا محمد جعفر تھانیسری کا نام سرفہرست ہے۔ (جو اہل حدیث تھے)

بہرحال ملک کی آزادی اور مسلمانوں کی اصلاح و تجدید کے لئے جتنی تحریکیں اٹھیں اور پاکستان کے قیام کا پیش خیمہ بنیں ان میں جماعت اہل حدیث کا کردار روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے "آفتاب آمد دلیل آفتاب"

تحریک اہل حدیث

آج کل بعض کور چشم' کوتاہ بین اور غیر محقق حضرات اپنی کم علمی' جہالت اور تنگ نظری کی وجہ سے یہ کہتے ہیں کہ اہل حدیث توکل کی پیداوار ہے اور یہ ایک نیا فرقہ ہے ان کا خیال محض تعصب اور عدم واقفیت پر مبنی ہے یادانستہ تجاہل عارفانہ ہے۔

اہل حدیث کوئی فرقہ نہیں بلکہ یہ ایک تحریک ہے جو ہر دور میں احیاء اسلام اور کتاب و سنت کی ترویج کا پرچم بلند کرنے میں کوشاں رہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی (گوجرانوالہ) فرماتے ہیں یہ بھی اپنے وقت کی تحریک ہے جس کا مقصد

(۱) اسلام میں اعتقادی اور عملی سادگی کو قائم رکھنا اور افراط و تفریط کے درمیان اعتدال کی راہ کا تعین اور اس کی پابندی کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) محبت اور بغض میں عموماً انسان اعتدال کی حدوں کو پھاند جاتا ہے ائمہ حدیث ایسے موقع پر ہمیشہ نقطہ اعتدال تلاش فرماتے اور لوگوں کو اس سے آگاہ فرماتے۔

(۳) قرآن و سنت اور اس کے متعلقہ علوم کی تدوین و اشاعت

(۴) زندگی کے تمام شعبوں میں امربالمعروف اور عن المنکر کا اہتمام (تحریک آزادی فکر صفحہ (۱۰۲)

مولانا سلفی آگے فرماتے ہیں

یہ تحریک سب سے زیادہ معمر اور قدیم تحریک ہے جو ان فتنوں سے عہدہ برآہ ہو کر زندہ رہی۔ کیونکہ یہ تحریک نہ وقتی تھی نہ ظروف و احوال کی پیداوار بلکہ اس کا مقصد تھا۔

پورے اسلام کی خدمت (تحریک آزادی فکر)

اس سے آگے فرماتے ہیں (ہندوستان میں اس تحریک کی ابتدا کب ہوئی)

سب سے پہلا قافلہ جو فاتحانہ حیثیت میں ساحل ہند پر وارد ہوا وہ اہل حدیث کا تھا۔ آج بھی سندھ میں شیخ بدیع الدین اور ان کا خاندان' ایک عظیم الشان مکتبہ جس میں حدیث اور رجال کا بے نظیر ذخیرہ موجود ہے قرون ماضیہ کی یاد تازہ کر رہا ہے۔

(تحریک آزادی فکر صفحہ ۱۰۶)

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پس اہل حدیث جو سب نسبتوں سے منقطع ہو کر صرف آنحضرت ﷺ کی حدیث پاک کی طرف منسوب ہیں ان کی جدت و قدامت کے لئے حدیث نبوی کی طرف نظر کی جائے گی کہ اس کی ابتدا کب سے ہے۔

(تاریخ اہل حدیث ۱۲۲)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

لا تزال طائفته من امی ظاهرين علے الحق لا يضر هم من خذلهم حتى تقوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الساعته

میری امت میں قیامت تک ایک جماعت رہے گی جو حق پر قائم رہنے والی ہوگی۔ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ' حضرت یزید بن ہارون رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت علی بن المدینی رحمتہ اللہ علیہ بیک زبان فرماتے ہیں۔

یہ جماعت اہل حدیث ہے (شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی ۱۴)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں۔

ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلاادری من هم

اگر یہ جماعت اہل حدیث نہیں تو میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں تاریخ کے اوراق اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہمیشہ حق کی حامل اور داعی رہی۔ دین حق کی ترویج و اشاعت اور کتاب و سنت کی تعلیم کو زندہ رکھنا اور اسے عام کرنا اس جماعت کا طرہ امتیاز رہا ہے۔

زمانہ رسالت و نبوت کا ایک ایک لمحہ جس میں پوری انسانیت کے لئے ہدایت راہنمائی' نور اور روشنی ہے کیسے محفوظ رہا؟

کوئی واقف حال ذی علم اس حقیقت باہرہ سے انکار نہیں کرسکتا کہ یہ اہل حدیث کے اسلاف تھے جنہیں قدرت نے اس بلند مقصد کے لئے مقرر فرمایا۔

— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین عالیہ جو حدیث کے نام سے موسوم ہیں اس کی حفاظت و صیانت کیلئے یہی جماعت میدان عمل میں رہی اسی لئے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

الملئکه حراس السماء و اصحاب الحدیث حراس الارض

"یعنی فرشتے آسمان کے پہرے دار ہیں اور اہل حدیث زمین کے" اہل حدیث کے متعلق کیا خوب کہا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل الحدیث هم اهل النبی
وان لم یصحبو انفاسه الفاسه صحبوا

معلوم ہوا کہ اہل حدیث کوئی نیا فرقہ یا نیا نام نہیں ہے بلکہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق شروع اسلام سے حق پر قائم ہیں اور اسلام کی صحیح تعلیم اور توحید و سنت کو پیش کرنے اور اس پر عمل کرنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے اور نہ کسی لومتہ لائم کا خوف رکھتے ہیں۔

بقول حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہ ظہور اسلام سے لے کر چار سو سال تک کوئی فرقہ نہیں تھا۔ اس کے بعد حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی کہلانے لگے اور اجتہاد و تحقیق کا دروازہ بند کرکے ایک امام کی تقلید کو ضروری قرار دے دیا گیا پھر بھی کچھ خدا کے حقیقت شناس بندے اس جمود و تعطل کے خلاف صف آراء رہے اور کسی خاص امام کی پیروی کے بجائے قرآن و سنت کو اپنا معیار عمل قرار دیا یہ اہل حدیث ہیں جن کے بارے میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ غنیتہ الطالبین میں فرماتے ہیں۔

- **فعلامة اهل البدعة الوقيعة فی اهل الاثر**-(۱۹۸ مطبع مرتضوی دہلی)

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی ف ۱۰۴۷ھ اس کا ترجمہ فارسی میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

(پس نشان اہل بدعت عیب کردن ست در اہل حدیث)

یعنی بدعتیوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کی غیبت کرتے ہیں۔

(تاریخ اہل حدیث صفحہ ۱۳۵)

مندرجہ بالا حوالہ جات اور اقتباسات سے واضح ہوا کہ نہ تو اہل حدیث نام نیا ہے نہ یہ جماعت نئی ہے بلکہ یہ ہر دور میں زندہ رہی ہے اور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق حق پر قائم رہی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ جماعت ہندوستان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قافلے کی صورت میں وارد ہوئی جس نے محمد بن قاسم کی قیادت میں سندھ پر حملہ کیا اس کے بعد یہ سارے ملک میں کسی نہ کسی صورت میں باقی رہی اور پھیلتی رہی۔

(تحریک پاکستان اور جماعت اہل حدیث)

گذشتہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ قیام پاکستان کسی فوری جوش و جذبے کا مظہر نہیں بلکہ یہ مختلف سیاسی اور مذہبی تحریکوں کا نتیجہ ہے جو طویل عرصے سے ملک میں جاری رہیں۔ اس میں سید احمد شہید کی تحریک مجاہدین' تحریک آزادی ۱۸۵۷ء' کانگرس' خلافت کمیٹی' مجلس احرار اور مسلم لیگ وغیرہ کا برابر حصہ رہا اور اس کی بنیاد بالا کوٹ میں مجاہدین کے پاک خون سے رکھ دی گئی تھی جوانہوں نے خدا کی راہ میں اس کی رضا کی خاطر ملک کو کفار کی غلامی سے نجات دلانے کیلئے بہایا قیام پاکستان سے قبل قریبی زمانے میں جن تحریکوں نے ملک کی آزادی کیلئے کام کیا ان میں کانگریس اور مسلم لیگ سرفہرست ہیں اور اکثر رہنما جو پہلے کانگریس میں ہندوؤں کی یک طرفہ سازشوں اور مسلم دشمنی کو دیکھ کر کانگریس سے علیحدہ ہوگئے اور مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی ان میں قائد اعظم بھی تھے جو پہلے کانگریس میں تھے لیکن بعد میں مسلم لیگ میں آئے اور اس کی قیادت سنبھالی اور عظیم جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔ پاکستان کے قیام کے سلسلے میں کسی فرد واحد ایک جماعت کو یہ اعزاز حاصل نہیں بلکہ سب جماعتوں کا اجتماعی یا جزوی حصہ اس سعی و جہد میں شامل ہے۔ اس مسلسل کوشش اور سعی پیہم میں جماعت اہل حدیث بھی جماعتی یا انفرادی حیثیت میں شریک سفر رہی ہے۔

تحریک مجاہدین' تحریک آزادی ہند ۱۸۵۷ء اور اس کے بعد تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے ساتھ جماعت اہل حدیث نے پورا حصہ لیا اور قربانیاں پیش کیں تا آنکہ پاکستان کا قیام وقوع پذیر ہوا۔

قریبی زمانے میں جماعت اہل حدیث کے جن زعمانے ملک کی آزادی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے غیر ملکی تسلط سے نجات دلانے اور پاکستان بنانے میں حصہ لیا ان میں مولانا عبدالقادر قصوری، مولانا محمد علی قصوری، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ مولانا سید محمد داد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی، مولانا محمد اسماعیل غزنوی، صوفی محمد عبداللہ ماموں کانجن، شیخ محمد اشرف میاں عبدالمجید مالواڈہ، بنگال سے مولانا محمد اکرم، مولانا عبداللہ الکافی، مولوی فضل حق، دہلی سے مولانا محمد جونا گڑھی رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر اکابر شامل ہیں۔ ان تمام حضرات کی مساعی کا تذکرہ تو بہت تفصیل طلب ہے میں صرف چند بزرگوں کے ذکر پر اکتفا کروں گا۔ جس سے تحریک پاکستان میں جماعت اہل حدیث کے کردار پر بخوبی روشنی پڑ سکتی ہے۔

مولانا ابوالوفاثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

مولانا ثناء اللہ مرحوم میں اللہ تعالیٰ نے بیک وقت بے شمار خوبیاں جمع کر دی تھیں۔ اپنے زمانے کے علماء کرام میں آپ ممتاز حیثیت کے حامل تھے ہر علم و فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ حدیث و تفسیر، وعظ و تذکیر، درس و تدریس، صحافت و خطابت اور ملکی سیاست میں ید طولیٰ حاصل تھا فن مناظرہ کے تو وہ امام تھے۔ قادیانی، شیعہ، بریلوی، آریہ اور عیسائی سبھی ان کے ساتھ مناظرہ کرنے سے گریز کرتے تھے ان کی تصنیفی، تدریسی، تبلیغی اور صحافتی مساعی اور دیگر گوناں گوں دینی و ملی خدمات کا احصاء مشکل ہے۔ میں صرف یہاں ان کی سیاسی سرگرمیوں اور ملکی آزادی و قیام پاکستان کے سلسلے میں ان کی مساعی اور قربانیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

(جنگ عظیم اول ۱۹۱۴ء کے بعد شدت کے ساتھ ایک دینی و سیاسی قیادت کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ۱۹۱۹ء میں حضرات مولانا ثناء اللہ مرحوم کی تحریک پر دہلی میں ہر مکتب فکر کے علماء کا ایک اجتماع ہوا۔ اور جمعیتہ العلماء کی تشکیل عمل میں آئی۔ جس کا پہلا اجلاس ۱۹۱۹ء میں آپ کی تحریک پر امرتسر میں ہوا جس کی صدارت مفتی کفایت اللہ مرحوم نے کی اس کے انتظام و انصرام اور کامیابی کا سہرا مولانا ثناء اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سر تھا (ذکر آزاد عبدالرزاق ملیح آبادی صفحہ ۱۷۶)

اس سے قبل آل انڈیا اہل حدیث کی تنظیم اور ندوۃ العلما کی تاسیس میں بھی آپ نے بھرپور حصہ لیا۔

برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں مولانا ثناء اللہ کا بہت بڑا حصہ ہے شروع میں آل انڈیا کانگریس ملک کی واحد نمائندہ جماعت تھی اس لئے تمام قابل ذکر راہنما قائداعظم محمد علی جناح سمیت اس میں شامل تھے۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم بھی شروع میں کانگریس میں شریک تھے۔ مسلمانوں کا مطمح نظر حصول آزادی کے ساتھ نظام شریعت اور اسلامی اقتدار کی بحالی بھی تھا مگر ہندو اس کے خلاف تھے۔ اس لئے ۱۹۰۶ء میں مسلمانوں نے اپنی علیحدہ جماعت مسلم لیگ کے نام سے بنائی۔ چونکہ مولانا ثناء اللہ مرحوم بھی مسلمانوں کے اقتدار کی بحالی اور نظام اسلام کے نفاذ کے زبردست حامی تھے اس لئے آپ نے بھی کانگریس سے علیحدگی اختیار کرکے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ ۱۹۱۹ء میں سانحہ جلیانوالہ باغ کے بعد امرتسر میں خلافت کمیٹی' کانگریس اور مسلم لیگ کے عدیم المثال جلسے منعقد ہوئے مسلم لیگ کا بھی بہت بڑا جلسہ ہوا جس میں حکیم اجمل خاں' علی برادران مولانا شوکت علی مولانا محمد علی اور ڈاکٹر اقبال جیسے زعما شریک ہوئے اس جلسہ کی مجلس استقبالیہ کے صدر مولانا ثناء اللہ تھے آپ نے خطبہ استقبالیہ دیا جو ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا تھا۔ اسی اجلاس میں قائداعظم محمد علی جناح کو مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ تمام اکابر نے جلسہ کے بہترین انتظامات اور اس کی کامیابی پر مولانا ثناء اللہ مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا اور مبارک باد دی۔

۱۹۱۸ء میں ترکی کی شکست کے بعد مسلم لیگ کا ایک اجلاس دہلی میں مولوی فضل الحق کی صدارت میں منعقد ہوا مولوی فضل حق نے زبردست تقریر کی ڈاکٹر انصاری استقبالیہ کے صدر تھے مولانا امرتسری بھی اس اجلاس میں مدعو تھے آپ نے ایک پرجوش اور ولولہ انگیز تقریر کی جس میں ترکی کو ہندی مسلمانوں کی بھرپور حمائت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا یقین دلایا گیا ۱۹۲۰ء میں ہندوستان کی طرف سے ایک نمائندہ وفد وائسرائے سے ملا جس میں گاندھی' پنڈت نہرو' حکیم اجمل خاں' مولانا محمد علی اور قائد اعظم محمد علی شریک ہوئے اس میں مولانا ثناء اللہ بھی شامل تھے اس وفد نے ترکی اور خلافت کے بارے میں وائسرائے سے مطالبات کئے۔

۱۹۳۰ء میں ڈاکٹر اقبال نے الہ آباد میں مسلم لیگ کے جلسہ میں پاکستان کا تصور پیش کیا تو مولانا ثناء اللہ نے اس کی حمائت میں اپنے اخبار اہل حدیث میں کئی مقالات لکھ کر اس کی پرزور حمائت کی۔

۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ نے جب قرار داد پاکستان منظور کی تو مولانا ثناء اللہ بہت خوش اور شاداں تھے۔ آپ نے اپنی تمام صلاحیتیں اور اپنے اخبار اہل حدیث کی خدمات مسلم لیگ کی حمائت کیلئے وقف کر دیں پرزور مقالے اور مضامین مسلم لیگ اور پاکستان کی حمائت میں لکھتے۔ جماعت اہل حدیث کو مسلم لیگ اور پاکستان کی حمائت کرنے کی ترغیب دیتے۔

۱۹۴۶ء میں آپ کی تحریک پر جماعت اہل حدیث کلکتہ کے زیر اہتمام جماعت کی طرف سے ایک عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کا انتظام ہوا۔ جس کی صدارت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے فرمائی مولانا ثناء اللہ مرحوم کی تحریک پر اس اجلاس میں اتفاق رائے سے فیصلہ ہوا کہ جماعت اہل حدیث مسلم لیگ کی حامی ہے اور مسلم لیگ میں جماعت کی شمولیت جماعت کے لئے مفید اور بہتر سمجھتی ہے۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم کو بارہا قائد اعظم سے ملاقات کا موقع ملا ۱۹۱۹ء میں مسلم لیگ کے اجلاس امرتسر میں جس میں قائداعظم کو مسلم لیگ کا صدر چنا گیا آپ مجلس استقبالیہ کے صدر تھے پہلے گزر چکا ہے مولانا امرتسری نے اپنی ۴۰ سالہ سیاسی زندگی میں ہمیشہ مسلم لیگ قائداعظم اور پاکستان کی حمائت کی۔

۱۹۴۷ء (۱۴ اگست) کو جب قیام پاکستان کا اعلان ہوا۔ اس سے قبل ۱۳ اگست کو آپ کے اکلوتے صاحبزادے مولوی عطاء اللہ کو ہندوؤں نے شہید کر دیا ثنائی پریس' ثنائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتب خانہ جس میں ہزاروں نایاب کتابیں تھیں اور مکانات جلاکر خاکستر کر دیئے مولانا امرتسری امرتسر کو خیرباد کہہ کر ہجرت کی نیت سے پاکستان کی طرف روانہ ہوئے۔ چند روز لاہور اور اس کے بعد کچھ عرصہ گوجرانوالہ میں قیام کے بعد آپ سرگودھا میں جا بسے بیٹے کی شہادت کتب خانہ کی بربادی جیسے صدمات کی وجہ سے نڈھال تھے۔ کچھ عرصہ بیمار رہ کر ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو داعی اجل کو لبیک کہا اور سرگودھا میں مدفون ہوئے آپ کی خدمات سے تاریخ کا ایک باب ختم ہوگیا۔ **انا اللہ و انا الیہ راجعون۔**

مولانا ثناء اللہ مرحوم نے ہمیشہ تا زندگی مسلم لیگ کا ساتھ دیا اور پاکستان کی حمائت میں سرگرم رہے۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی علمائے اہل حدیث میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک تھے۔ آپ علم و فضل میں یگانہ، شعلہ بیاں، خطیب بلند پایہ ادیب، محقق، مفسر مورخ، مناظر اور پرجوش قومی کارکن تھے۔ آپ کے گوناگوں اوصاف کا احصاء مشکل ہے آپ کی تصنیفات کی تعداد ۷۰ سے زیادہ ہے جن میں سورہ فاتحہ کی تفسیر واضح البیان، مرزائیت کی تردید میں "شہادۃ القرآن" اور "تاریخ اہل حدیث" لا جواب کتابیں ہیں۔ آپ کی دینی، علمی۔ مسلکی اور تصنیفی خدمات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

آپ تمام عمر مسلمانوں کے حقوق کے حصول، آزادی وطن اور احیائے اسلام کی حامی جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے تازندگی آپ نے مسلم لیگ اور نظریہ پاکستان کی زبردست حمائت کی۔

۱۹۱۹ء میں مسلم لیگ کا جو اجلاس امرتسر میں حکیم اجمل خاں کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مجلس استقبالیہ کے صدر مولانا ثناء اللہ امرتسری تھے اس اجلاس میں مولانا محمد ابراھیم بھی شریک اجلاس تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ جو الہ آباد میں منعقد ہوا اور ڈاکٹر اقبال نے پاکستان اور اسلامی ریاست کا تصور پیش کیا مولانا محمد ابراھیم میر سیالکوٹی بھی شامل تھے۔ ۱۹۴۰ء میں لاہور کے تاریخی جلسے میں مولانا موصوف شریک تھے جس میں قرار داد پاکستان منظور کی گئی۔

۱۹۴۶ء میں جب جماعت اہل حدیث کی طرف سے مسلم لیگ اور پاکستان کی حمائت کے لئے اہل حدیث کانفرنس کلکتہ میں بلائی گئی تو اس اجلاس میں مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کیا گیا۔ اس بارے میں جو قرار داد مرتب کی گئی اس کی تیاری اور تائید میں مولانا محمد ابراھیم اور مولانا ثناء اللہ پیش پیش تھے۔ یہ قرار داد اتفاق رائے سے منظور کی گئی پاکستان بن جانے کے بعد آپ ہمہ تن اس کی خدمت کے لئے مصروف رہے۔ آپ نے پاکستان او مسلم لیگ کی حمائت میں متعدد مضامین ملکی اخبارات میں لکھے جو بعد میں کتابی صورت میں "پیغام ہدایت" اور "تائید مسلم لیگ" کے نام سے چھپے۔ آپ نے تحریک پاکستان سے آگاہ کرنے کیلئے تمام ملک کا طوفانی دورہ بھی کیا۔ غرض یہ کہ آپ نے ۳۰ سال تک ملک کی آزادی کے لئے کام کیا جس کی بدولت جماعت اہل حدیث فخر سے اپنا سر بلند کر سکتی ہے۔ دوسرے لوگوں کی طرح جماعت اہلحدیث کے کسی قابل ذکر راہنما یا عالم نے مسلم لیگ یا پاکستان کی مخالفت کی ہے نہ ہی کفر وار تداد کے فتوی جاری کئے ہیں۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی کا شمار برصغیر پاک و ہند کے ممتاز اہل علم اور عظیم رہنمایان ملک و ملت میں ہوتا ہے آپ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جو علم و فضل، زہد و اتقا اور فہم و فراست میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔

ملک عبدالرشید عراقی صاحب آپ کے حالات میں لکھتے ہیں

"مولانا سید محمد داؤد غزنوی بڑے آتش بیان خطیب تھے جب وہ کسی جلسے سے خطاب کرتے تو ایک سماں بندھ جاتا۔ حاضرین میں جوش و خروش پیدا ہو جاتا مولانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزنوی کا شمار ملک کے نامور مقررین میں ہوتا تھا وہ بڑے فصیح البیاں خطیب تھے ان کی زبان میں دریا کی روانی' تلوار کی کاٹ اور صبا کی لطافت تھی۔ ان کی تقریر میں بلا کا درد اور سوز ہوتا تھا۔ مولانا کی تقریر بڑی جامع اور حسن بیان کے ساتھ ساتھ معانی سے بھی مالا مال ہوتی" (الاعتصام ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ)

آپ کا تبحر علمی اور سیاسی بصیرت کسی سے پوشیدہ نہیں ذہانت و فطانت اور فہم و فراست آپ کی مسلم تھی۔ تمام علوم متداولہ میں گہرا ادرک اور بصیرت حاصل تھی آپ کی خدمات اظہر من الشمس ہیں ۱۹۱۹ء میں جلیانوالہ۔ کے حادثہ فاجعہ (جس میں ہزاروں انسان انگریز کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے اور گولیوں کا شکار ہوئے) سے متاثر ہوکر آپ نے سیاست کی وادی پرخار میں قدم رکھا اس واقعہ کے فورا بعد امرتسر میں کانگریس' خلافت اور مسلم لیگ کی طرف سے عظیم الشان احتجاجی اجتماعات منعقد ہوئے مولانا غزنوی نے ان تینوں میں شرکت کی۔

جمعیۃ العلماء ہند کی تشکیل و تاسیس میں آپ نے موثر کردار ادا کیا۔ مدتوں اس کے نائب صدر رہے کانگریس' احرار اور خلافت کمیٹی جیسی تحریکیں جن کا بنیادی مقصد ملک سے غیر ملکی حکمران انگریز کو نکالنا اور وطن عزیز کی آزادی کا حصول تھا ان تمام جماعتوں میں صف اول کے راہنما تھے۔

استخلاص وطن کی تگ و دو کی پاداش میں متعدد بار جیل گئے اور زندگی کا بیشتر حصہ پس دیوار زنداں قید و بند میں گذارا پنجاب کانگریس کمیٹی کے عرصہ تک صدر رہے۔ ۱۹۴۶ میں قوم پرست مسلمانوں کا ایک اجتماع دہلی میں ہوا جس میں مسلمانوں کی مساوی نیابت کا مطالبہ پیش کیا گیا۔ لیکن کانگریس نے اسے نظرانداز کرکے اس کے برعکس فارمولا پیش کیا جس میں مسلمانوں کے مطالبہ کو کوئی اہمیت نہ دی گئی۔ اس صورت حال سے مولانا غزنوی نہایت افسردہ خاطر اور بد دل ہوئے۔ کیونکہ آپ بھی مطالبہ کرنے والوں میں شریک تھے۔

اندریں حالات آپ نے ۱۷ اگست ۱۹۴۶ء کو کانگریس سے استعفیٰ دے دیا اور ایک اخباری بیان جاری کیا کہ کانگریس کی پالیسی مسلمانوں کے لئے مضرت رساں اور ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفادات کیلئے نقصان دہ ہے اس لئے میں کانگریس کی اس مسلم کش پالیسی سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے مستعفی ہوتا ہوں۔ اسی بیان میں آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرلیں آپ مسلم لیگ میں شامل ہوگئے اور آپ کی شبانہ روز خدمات مسلم لیگ کیلئے وقف ہوگئیں۔

اس دوران پنجاب میں مسلم لیگ کی طرف سے سول نافرمانی کی تحریک شروع کی گئی آپ نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سر توڑ کوشش کی اور اس میں کامیاب ہوئے۔ اس تحریک کی کامیابی مولانا غزنوی کی رہین منت تھی۔ اس دوران آپ نے کراچی میں قائداعظم محمد علی جناح سے بھی ملاقات کی اور تحریک کے نشیب و فراز سے آگاہ کیا قائداعظم بہت متاثر ہوئے اور اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔

مولانا غزنوی کے تدبر' سیاسی تجربہ' ذہانت اور فراست کے پیش نظر مسلم لیگ کی طرف سے آپ کو ہندوستان کی مجلس دستور ساز کے لئے منتخب کیا گیا۔ آپ دہلی میں تھے کہ فسادات شروع ہوگئے مگر خدا کے فضل و کرم سے آپ بحفاظت اور خیر و عافیت سے لاہور پہنچ گئے تحریک ختم نبوت میں آپ نے قابل تعریف خدمات سرانجام دیں۔ تحقیقاتی کمیشن میں جو جسٹس منیر اور ایم آر کیانی مرحوم پر مشتمل تھا آپ نے تحریک کی وکالت کی اور عدالت کے سوالات کے ایسے مسکت جواب دیئے کہ جج حیران رہ گئے اور جسٹس کیانی نے کہا کہ مولانا اگر میرے بس میں ہوتا تو میں آپ کو وکالت کا لائیسنس دیتا میں آپ کے دلائل سے نہایت درجہ متاثر اور محظوظ ہوا ہوں۔

۱۹۵۸ء میں جب مارشل لگا تو آپ نے بڑے جرات مندانہ اور ایمان افروز بیان دیئے آپ نے کسی خوف یا خطرہ کو محسوس نہیں کیا۔

جب صدر ایوب نے اپنے تیار کردہ دستور کے بارے میں استصواب کیلئے علمائے کرام کو ملاقات کی دعوت دی آپ اس وفد میں شریک تھے جب صدر ایوب نے مولانا غزنوی سے دستور کے سلسلے میں ان کی رائے دریافت کی تو آپ نے بے دھڑک فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میری رائے میں دستور نہ تو اسلامی ہے نہ جمہوری"

صدر ایوب یہ دلیرانہ جواب سن کر خاموش ہوگیا۔

صدر ایوب کی طرف سے جو آئینی کمیشن مقرر کیا گیا تھا جس نے چالیس سوالات مرتب کرکے ایک سوالنامہ جاری کیا تھا اس کے جواب کے لئے جامعہ اشرفیہ میں علماء کرام کا اجلاس بلایا گیا مولانا غزنوی اور مولانا مودودیؒ نے ان سوالات کا جواب مرتب کیا۔

لیاقت علی مرحوم کے زمانے میں قرار داد مقاصد تیار کرنے کی غرض سے جو علماء کرام کراچی میں جمع ہوئے تھے ان میں مولانا غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی موجود تھے۔

صدر ایوب کے زمانے میں ملکی درسگاہوں میں جاری کرنے کے لیے ایک نصاب تعلیم مرتب کیا گیا اس کمیٹی میں مولانا غزنوی شریک تھے۔

غرضیکہ قیام پاکستان اور ملک و وطن کی آزادی کے سلسلے میں مولانا غزنویؒ کا کردار واضح ہے۔ آپ کی دینی، ملی، سیاسی اور علمی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ۱۹۴۰ء میں قرار داد پاکستان منٹو پارک لاہور میں مولوی فضل حق شیر بنگال نے پیش کی "تحریک پاکستان" میں ان کی جدوجہد تاریخ کا ایک حصہ ہے بنگال ہی سے جماعت اہل حدیث کے زعما مولانا محمد اکرم اور مولانا عبد اللہ الکافی نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی نے اس شمع کو آخر تک روشن رکھا جو "تحریک جہاد" کی صورت میں سید احمد شہید اور مولانا اسماعیل شہید نے روشن کی تھی ۱۹۴۷ تک مجاہدین کی آپ نے راہنمائی فرمائی اور جب پاکستان کا قیام عمل میں آگیا تو غیر مشروط طور پر اپنی تمام خدمات حکومت پاکستان کے سپرد کر دیں۔ اس کے علاوہ جن تحریکوں کے نتیجے میں پاکستان کا قیام عمل میں آیا ان کی تفصیل سابقہ اوراق میں آچکی ہے ان سب تحریکوں میں جماعت اہل حدیث کے اکابر علماء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ان میں مولانا عبدالقادر قصوری، مولانا محمد علی قصوری، مولانا اسماعیل غزنوی، عبدالمجید مالواڈہ۔ صوفی محمد عبد اللہ ماموں کانجن اور دیگر زعماء شامل ہیں۔ ان کے حالات کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دفتر درکار ہے۔

صوفی محمد عبداللہ کے متعلق نوائے وقت اپریل ۱۹۷۵ء لکھتا ہے صوفی محمد عبداللہ تحریک مجاہدین کے عظیم رہنما تھے اور مجاہدین کے سرخیل رہے۔

درست ہے کہ ان میں سے بعض بزرگ شروع میں کانگریس کے رکن رہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے کیونکہ قائداعظم بھی پہلے کانگریس میں شریک تھے ہندوؤں کی مسلم دشمنی کے پیش نظر کانگریس کو چھوڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہوگئے۔ ہمارے اکابرین نے صدق دل سے ملک کی آزادی اور اسلامی مملکت کے قیام کے لئے مختلف سیاسی اور دینی جماعتوں میں کام کیا آخر ان کی یہ مخلصانہ کوششیں قیام پاکستان پر منتج ہوئیں جماعت کے جن زعمانے ہمہ تن تحریک پاکستان میں شب و روز کام کیا اور قابل قدر خدمات سرانجام دیں ان میں شیخ محمد اشرف مرحوم تاجر کتب کا نام نامی شامل ہے آپ جمعیت اہل حدیث کے ممتاز رہنما تھے۔ عرصہ تک جمعیت کے شعبہ طبع تالیف کے ناظم رہے مئی ۱۹۸۰ء کو ان کی وفات پر روزنامہ نوائے وقت نے ان الفاظ کے ساتھ انہیں خراج تحسین ادا کیا۔

"شیخ محمد اشرف جمعیت اہل حدیث کے ممتاز رہنما تھے قائداعظم کی سب سے پہلی سوانح حیات شائع کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۴۰ء میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ قائداعظم محمد علی جناح اور ان کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح سے ذاتی مراسم تھے۔" (نوائے وقت ۸۰۔۵۔۱۰)

اگست ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے موقع پر بھی باقی تمام مسلمانوں کے ساتھ جماعت اہل حدیث کو شدید جانی، مالی اور علمی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس دوران جو ملک گیر فسادات ہوئے اِن کی زد میں زیادہ تر پنجاب کا علاقہ تھا۔ اس علاقے میں اہل حدیث جماعت کی خاصی تعداد تھی۔ پنجاب کے دیہات و قصبات میں اہل حدیث کے مدارس و مکاتب کی تعداد باقی تمام مسلمان فرقوں کی درس گاہوں سے زیادہ تھی چھوٹے چھوٹے گاؤں جہاں جماعت کے چند گھرانے تھے کتاب و سنت کی تدریس کا سلسلہ قائم تھا۔ اور مدرسے جاری تھے۔ یہ تمام مدارس درس گاہیں ان میں قائم دینی کتب خانے اور مساجد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۷ میں فسادات کی نذر ہوگئے۔ اس طرح قیام پاکستان کے موقع پر بہ حیثیت مجموعی اور تعداد کے لحاظ سے پنجاب میں سب سے زیادہ جانی' مالی' علمی اور تدریسی نقصان جماعت اہل حدیث کو اٹھانا پڑا۔

۴۷ کے فسادات میں ہندوؤں کی شہ پر سکھوں نے تہیہ کر لیا تھا کہ پنجاب سے مسلمانوں اور ان کے آثار کا نام نشان مٹا دیا جائے۔ جتھوں کی صورت میں وہ مسلح ہو کر مسلمان آبادیوں پر حملہ آور ہوئے۔ نہتے اور بے بس مسلمانوں کو تہ تیغ کرنا شروع کر دیا ظلم و بربریت کا بازار گرم ہوگیا۔ مسلمانوں پر ایسے مظالم ڈھائے گئے کہ چشم فلک نے کب دیکھے ہونگے۔ جوانوں کے ساتھ بوڑھوں' بچوں اور عورتوں کے خون سے ہولی کھیلنی شروع کر دی مساجد و مدارس کو ڈھاکر پیوند زمین کر دیا دینی کتب خانے جلا کر راکھ کر دیئے۔ جماعت اہلحدیث بھی گوناگوں مصائب و آلام کا شکار ہوئی۔

پنجاب کے ضلع امرتسر میں ایک چھوٹے سے گاؤں موضع "بھوجیاں" میں اہل حدیث علماء اور جماعت جن مظالم اور ناگفتہ بہ حالات سے دوچار ہوئی اس کی تفصیل دیکھنا ہو تو میری تصنیف " تذکرہ علمائے بھوجیاں" کا مطالعہ فرمائیں اس گاؤں میں اہل حدیث علماء کرام اور جماعت نے اسلام اور پاکستان کے نام پر جو مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے' قربانیاں پیش کیں اور سکھوں سے معرکہ آرائی میں جس جرات' بہادری اور مردانگی کا مظاہرہ کیا وہ ناقابل فراموش ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن' مولانا عبداللہ اور مولانا عبدالرحیم اور ان کے ساتھ سینکڑوں نوجوانوں نے سکھوں اور ڈوگرہ ملٹری کے مقابلے میں صف آرا ہوکر مردانہ وار مقابلہ کیا سینکڑوں دشمنوں کو جہنم و اصل کرنے کے بعد خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے پاکستان اور اسلام پر اپنی جانیں نچھاور کرکے جاں نثاری اور جاں سپاری کے زندہ جاوید اور انمٹ نقوش چھوڑ گئے۔ ع

ثبت است برجدیدۂ عالم دوام ما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک پاکستان اور اہل حدیث کا کردار

میں نے پہلے لکھا ہے کہ پاکستان کا قیام کسی فوری جوش و جذبہ کا نتیجہ نہ تھا بلکہ اس کے پس منظر میں مسلسل کدو کاوش' جہود و مساعی اور قربانیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ اور اس تسلسل میں جماعت اہل حدیث کا اہم کردار ہے سید احمد شہید' شاہ اسماعیل شہید اور جماعت بالاکوٹ چمرقند اور اسمس کے مجاہدین کی مجاہدانہ اور سرفروشانہ قربانیوں اور انگریز کے ساتھ حرب و ضرب کو کیسے فراموش کیا جاسکتا ہے اور انہی عالی ہمت حضرات کے اخلاف کو کیسے بھلا دیں جنہوں نے ان کے مشن کو زندہ اور تابندہ رکھا اور اس نتیجہ میں یہ پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اختصار کے ساتھ ان کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔

شیخ الکل حضرت میاں سید نذیر حسین

آپ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں شاہ محمد اسحاق شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے نبیرہ اور شاگرد تھے جب وہ ہجرت کرکے مکہ چلے گئے تو آپ ان کی مسند درس حدیث کے جانشین ہوئے پچاس سال تک حدیث کا درس دیتے رہے اور شیخ الکل فی الکل کا خطاب حاصل کیا۔ دہلی میں آپ کا آستانہ وہابی تحریک کا مرکز تھا' مجاہدین چمرقند سے خصوصی رابطہ تھا۔ اس پاداش میں انگریز حکومت نے راولپنڈی میں ایک سال کے لئے محبوس کردیا آپ پر جو غلط الزامات عائد کئے گئے تھے آخر ان سے بری الذمہ ٹھہرائے گئے اور باعزت بری ہوئے۔ انگریز کے خلاف آپ نے جہاد کے فتویٰ پر سب سے پہلے دستخط کئے مخبری پر آپ کے مکان پر مجسٹریٹ نے چھاپہ مارا مگر کوئی قابل اعتراض مواد دستیاب نہ ہوا۔ انگریز نے آپ کو شمس العلماء کا خطاب دیا تو آپ نے فرمایا مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں مجھے یہ پسند ہے کہ لوگ مجھے میاں نذیر حسین کہتے ہیں ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی فضل الٰہی وزیر آبادی

ہندوستان کی تحریک آزادی کے بطل جلیل اور مجاہد کبیر مولانا فضل الٰہی نے اپنی ساری زندگی انگریزوں کے خلاف جدوجہد میں گزاری تاکہ ہندوستان ان کے منحوس وجود سے پاک ہوجائے۔ ہمیشہ انگریزوں کے لئے آپ سوہان روح بنے رہے۔ ۷ نومبر ۱۹۱۵ء کو مجاہدین کے لئے چندہ بھیجنے کے جرم میں گرفتار کرکے جالندھر میں نظر بند کر دیئے گئے۔ لیکن "یہ ایسا نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے" کے مصداق جب پابندی اٹھ گئی آپ پھر اپنے مشن پر مستعد ہوگئے ۱۹۲۰ء کو پھر آپ کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے آپ چھپ چھپا کر چمرقند پہنچ گئے۔ برطانوی حکومت نے آپ کی جائداد نیلام کردی۔ وزیرستان میں انگریزوں کے مشہور دشمن فقیرایپی کے ساتھ مل کر انگریز کے خلاف مصروف جہاد رہے' تمام یاغستان کا دورہ کیا۔ انگریز سے کئی جھڑپیں ہوئیں۔ آپ کو بہت لالچ دی گئی کہ ملک واپس آجائیں تو ہر قسم کی مراعات حاصل ہوں گی۔ آپ نے تسلیم نہ کیا۔ آپ نے بھیس بدل کر حج بھی کیا۔ اس موقع پر غازی عبدالغنی مجاہد قصوری بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ سلطان ابن سعود سے ملاقات بھی ہوئی۔ کئی روز تک سلطان نے آپ کو سرکاری مہمان بنائے رکھا جدہ میں آپ نے اٹلی کے سفیر سے ملاقات کی اس کی وساطت سے مسولینی اور ہٹلر سے ملاقات کی راہ ہموار ہوئی اٹلی میں مسولینی اور برلن میں ہٹلر سے ملے اس سفر میں محمد یعقوب مجاہد جن کا اصل نام محمد دین طویل تھا ساتھ تھے۔ جرمنی میں ہٹلر سے باہمی تعاون کا معاہدہ بھی ہوا اس پر ہٹلر نے اور آپ نے بحیثیت امیرالمجاہدین دستخط کئے اس طرح وطن کی آزادی کی خاطر آپ ملک ملک پھرتے رہے پھر بھیس بدل کر ہندوستان آگئے۔ اجمیر شریف کے ایک ملنگ کی صورت اختیار کرلی لمبی ڈاڑھی۔ بڑی بڑی مونچھیں ٹخنوں تک لمبا کرتہ ٹخنوں کندھوں پر لٹکتی ہوئی زلفیں' موٹے دانوں کی مالا گلے میں' ہاتھ میں کاسہ' درویشی اور ایک ڈنڈا اس صورت میں آپ نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کلکتہ' ڈھاکہ' دہلی' بمبئی' کراچی وغیرہ کا دورہ کیا مولانا ابوالکلام آزاد'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہرو اور قائداعظم سے ملاقات کی اور مسلم لیگ میں شامل ہونے پر آمادہ کیا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو جب بادشاہی مسجد لاہور کے قریب منٹو پارک میں مسلم لیگ کا تاریخی اجتماع ہوا اور قرار داد پاکستان منظور ہوئی تو آپ بھی درویشانہ ہیئت میں ایک گوشہ میں بیٹھے تھے اور نہایت خوش تھے کہ زندگی کا مقصد حاصل ہوا' قائداعظم اور خان لیاقت علی خان سے آپ کے قریبی تعلقات تھے۔ وہ آپ کا بہت احترام کرتے اور مفید مشورے لیتے تھے ۱۹۴۷ میں قیام پاکستان پر جب ایک سازش کے تحت کشمیر کو ہندوستان سے ملحق کر دیا گیا تو سردار عبدالقیوم کی قیادت میں کشمیر کی پہلی جنگ لڑی اور پیرانہ سالہ میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ جب لیاقت علی نے کشمیر میں جنگ بندی کا معاہدہ کر لیا تو آپ بہت مایوس ہوئے۔ کیونکہ مجاہدین سری نگر کے قریب پہنچ چکے تھے اور اس پر قبضہ کرنے والے تھے۔ اس مایوسی کے عالم میں آپ بہت بددل ہوئے۔ بیمار رہنے لگے۔ آخر جماعت کا یہ گوہر نایاب ۵ مئی ۱۹۵۱ء کو دنیا سے رخصت ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جاملا حافظ محمد یوسف مرحوم گکھڑوی نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی میت بالاکوٹ لے جائی گئی اور وصیت کے مطابق سید احمد شہید کے مرقد منور کے پاس دفن کر دیئے گئے اس طرح جماعت اہل حدیث کے سپوت اور مجاہدنا مدار کی زندگی کا پیمانہ لبریز ہوا۔

اولئک اٰبائی فجئنی بمثلھم

قیام پاکستان کے لئے جماعت اہل حدیث کی مساعی

حصول پاکستان کیلئے جماعت اہل حدیث نے جو انفرادی اور اجتماعی تگ و دو اور مساعی کی ہے سطور بالا میں اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کیا گیا ہے اس سلسلے میں اب مزید حضرات کی جدوجہد اور قربانیوں کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔

روپڑی خاندان

www.kitabosunnat.com

اس خاندان کی اہم شخصیات میں حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ محدث امرتسری' مولانا حافظ محمد حسین جو حافظ عبدالرحمٰن مدنی مہتمم جامعہ لاہور الاسلامیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمانیہ ماڈل ٹاؤن کے والد گرامی تھے نیز حافظ محمد احمد اور مولانا حافظ محمد اسماعیل و مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان بزرگوں نے جو علمی، دینی، ملکی اور سیاسی خدمات انجام دی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ روپڑی خاندان میں حضرت حافظ عبداللہ امرتسری رحمہ اللہ کی علم و فضل کے لحاظ سے بلند و بالا شخصیت تھی۔ قران و حدیث کی تدریس، مسائل کی تحقیق اور فتوی نویسی میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ملک کے طول و عرض میں ان کے بہت سے تلامذہ درس و تدریس، خطابت، صحافت، فتوی نویسی اور تصنیف و تالیف کی خدمات میں مصروف ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل کمیرپور ضلع امرتسر سے روپڑ ضلع انبالہ تشریف لے گئے وہاں ایک دینی مدرسہ قائم کیا کچھ عرصہ بعد امرتسر کی مشہور مسجد مبارک اہلحدیث میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ سید محمد شریف گھڑیالویؒ کے ساتھ مل کر پنجاب میں جماعت اہل حدیث کو منظم کرنے کے لئے تنظیم اہل حدیث کے نام سے جماعت کی شیرازہ بندی کی جس کے امیر سید محمد شریف اور روح رواں حافظ محمد عبداللہ روپڑی تھے۔ آپ کے اہتمام میں اس نام سے ایک ہفت روزہ اخبار بھی جاری کیا گیا جو اب تک بدستور اشاعت پذیر اور حافظ عبدالقادر کی ادارت و نظامت میں جاری ہے۔

مولانا حافظ محمد حسین روپڑی رحمہ اللہ

آپ حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ کے برادر خورد تھے تمام علوم و فنون اسلامیہ میں مکمل دسترس اور درک حاصل تھا۔ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ قیام پاکستان سے قبل امرتسر کی مسجد قدس اور غزنویہ مدرسہ میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے ہاتھ سے کماکر کھانے کو ترجیح دیتے۔ پاکستان میں آپ کے بیٹے وسیع کاروبار کے مالک ہیں۔ کراچی اور لاہور وغیرہ میں اقامت گزیر ہیں۔ آپ کے فرزند گرامی مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی کو علوم دینیہ میں بلند پایہ حاصل ہے۔ ایک عظیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی درسگاہ "جامعہ لاہور الاسلامیہ رحمانیہ" آپ کے اہتمام میں جاری ہے ماہنامہ محدث، جو علمی اور دینی جریدہ ہے آپ کی ادارت میں جاری ہے کسی اہم مسئلہ کی توضیح و تشریح کے لئے عدالتی کاروائی میں بھی آپ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

حافظ محمد احمد روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر زاد تھے۔ ملکی سیاست میں بھرپور حصہ لیتے رہے انگریز سے آزادی حاصل کرنے کی خاطر کانگریس کے سرگرم رکن رہے۔ روپڑ کے صوبائی حلقہ سے کانگرس کے ٹکٹ پر انتخاب میں بھی حصہ لیا۔ لیکن مسلم لیگی امیدوار کامیاب ہوا۔ پاکستان آکر ملک قوم اور جماعت کی خدمت کیلئے ہمہ تن مصروف رہے لاہور بھاٹی گیٹ کے باہر "ہلال پریس" کے مالک تھے۔ ہفت روزہ "الاعتصام" جب وہاں سے چھپتا تھا تو ان سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔

حافظ اسمٰعیل و حافظ عبدالقادر روپڑی برادران

دونوں بھائی علم و فضل کے لحاظ سے ممتاز اور فن مناظرہ میں انہیں ید طولیٰ حاصل تھا۔ دونوں بھائیوں نے مسلم لیگ میں شامل ہو کر قیام پاکستان کے لئے جو خدمات انجام دیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ خطابت کے میدان میں حافظ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کا مقام بہت بلند تھا حافظ اسمٰعیل نے ۱۹۶۲ء میں اس جہان فانی سے کوچ کیا۔

حافظ عبدالقادر تمام عمر ملک و ملت اور جماعت کی خدمت میں کوشاں رہے۔ دینی، علمی سیاسی اور تبلیغی خدمات کے سلسلے آپ کا نام ہمیشہ یاد رہے گا۔ کچھ عرصہ سے صاحب فراش ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت یاب فرمائے (قیام پاکستان کے وقت ان کا بہت جانی و مالی نقصان ہوا۔)

لکھوی خاندان

متحدہ ہندوستان خصوصا پنجاب میں لکھوی خاندان نے نہایت شان دار علمی، دینی، تبلیغی، تصنیفی اور سیاسی خدمات انجام دیں ہیں خاندان کے جد امجد اور مورث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ حافظ بارک اللہ اور ان کے بیٹے حافظ محمد لکھوی نے پنجابی شاعری میں بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ جن میں اسلامی تعلیم کو عام فہم اور آسان طریقے سے عوام میں پیش کیا حافظ محمد لکھوی نے قران مجید کی مکمل تفسیر پنجابی زبان میں نظم کی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں مثلاً زینت الاسلام' احوال الآخرت وغیرہ تصنیف کیں حافظ بارک اللہ' حضرت شاہ غلام علی کے نامور خلفاء میں سے تھے نہایت متورع' متدین' عابد و زاہد ولی اللہ اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ ان کے والد گرامی حافظ احمد اور جد امجد حافظ محمد امین بھی اپنے وقت میں صاحب فضل و کمال تھے۔

حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ کے بیٹے مولانا محی الدین عبدالرحمٰن تھے۔ نہایت پارسا زیادہ تر خدا کی یاد میں مشغول رہتے۔ حلقہ ذکر میں صرف "اللہ" کی آواز سے لوگ بے ہوش ہوجاتے آپ شیخ الکل حضرت میاں سید نذیر حسین رحمۃ اللہ محدث دہلوی کے شاگرد تھے۔ ۱۳۱۳ ہجری میں حج بیت اللہ کے لئے گئے اور مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ جنت البقیع میں جلیل القدر صحابی رسول ﷺ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے پاس مدفون ہوئے

مولانا محمد علی لکھوی

آپ مولانا محی الدین عبدالرحمٰن کے فرزند ارجمند تھے۔ والد گرامی کی وفات کے وقت آپ کی عمر چھ سال تھی۔ ابتدائی تعلیم اپنے خاندانی قائم کردہ "مدرسہ محمدیہ" سے حاصل کی اس کے بعد مدرسہ نعمانیہ لاہور میں داخل ہوکر علوم و فنون کی تکمیل کی۔ ازاں بعد استاذ پنجاب حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی جو شیخ الکل حضرت سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد تھے ان سے علم حدیث کی تکمیل کی ۱۳۲۶ھ میں سند فراغت حاصل کرکے گھر آگئے اور اپنے مدرسہ محمدیہ میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ انگریز دشمنی آپ کے رگ وپے میں سرائت کئے ہوئے تھی۔ اور ہر حالت میں انگریز کو ملک سے نکال کر آزادی حاصل کرنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ انگریزی حکومت میں رہنا بھی جائز نہیں سمجھتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۴۳ھ میں حجاز مقدس چلے گئے اور حرم مدینہ میں درس حدیث کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ کے شاگردوں میں عرب' یمن اور افریقہ کے اکثر طلبا شریک تھے سید احمد رحمۃ اللہ اور شاہ اسمٰعیل شہید رحمتہ اللہ علیہ کی قائم کردہ جماعت مجاہدین کے ساتھ رابطہ قائم رہا۔ خود بھی چمرقند میں کچھ عرصہ رہے۔ متعدد تحریکوں میں حصہ لے کر آزادی وطن کے لئے کوشاں رہے مجاہدین کی امداد کے لئے رقوم بھیجنے کا اہتمام کرتے' مولانا محمد علی لکھوی اور ان کے خاندان کی دینی' ملی' علمی اور سیاسی خدمات احاطہ تحریر سے باہر ہیں ان کی سیاسی سرگرمیاں قیام پاکستان کے سلسلے میں معاون ہوئیں۔ اس عاجز کو حضرت مولانا محمد علی لکھوی سے تعلق تلمذ حاصل ہے ۱۹۳۳ء میں لاہور کی مسجد چینیا نوالی میں ان سے اکتساب فیض کیا اور صحاح ستہ کی تکمیل حدیث کی یہ آفتاب درخشاں ۱۹ دسمبر ۱۹۷۳ء مطابق ۲۴ ذوالقعد ۱۳۹۳ء مقدس سرزمین مدینہ منورہ میں غروب ہوگیا اناللہ وانا الیہ راجعون آپ جنت البقیع میں آسودہ لحد ہیں۔

اولاد

مولانا محمد علی رحمۃ اللہ کے دو فرزندان گرامی مولوی محی الدین اور مولانا معین الدین لکھوی تھے مولانا محی الدین نامور عالم دین' عارف باللہ اور درویش صفت بزرگ تھے فکر آخرت ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ دنیا کی طرف رغبت بہت کم تھی ۱۹۶۵ء میں پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ لیکن ماحول راس نہ آیا تو مستعفی ہوگئے یہ خدا رسیدہ ولی کامل اور روحانی شخصیت ۲۸ فروری ۱۹۹۸ء کو اللہ کو پیاری ہوگئی۔

ان کے چھوٹے بھائی مولانا معین الدین لکھوی شروع سے ہی سیاست میں بھرپور حصہ لیتے رہے ہیں ایک عرصہ تک مرکزی جمعیتہ اہلحدیث پاکستان کے امیر رہے۔ اب تیسری بار قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں۔ پاکستان کی فلاح و بہبود کے لیے ملکی سیاست میں ہر طرح سرگرم ہیں۔

غزنوی خاندان

غزنوی خاندان کے گل سر سید' مجاہد حریت' عظیم سیاست دان' تحریک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزادی کے مقتدر راہنما اور نامور عالم دین حضرت مولانا سید داؤد غزنوی رحمہ اللہ کی آزادی وطن کی خاطر مساعی' قید و بند اور مصائب و آلام کے بارے میں آپ سابقہ اوراق میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اس خاندان کے دیگر حضرات مولانا اسمٰعیل غزنوی' سید عبدالغفار غزنوی' سید عمرفاروق غزنوی اور سید ابوبکر غزنوی کی خدمات بھی فراموش نہیں کی جاسکتیں۔ سید اسمٰعیل غزنوی ' سلطان ابن سعود ابن سعود (عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن) فرماں روا سعودی عرب کی طرف سے ہندوستان میں سفارتی امور انجام دیتے رہے۔ مسلم لیگ کی صف اول کے راہنماؤں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ حصول پاکستان کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۱۹۶۰ء میں لاہور میں انتقال فرمایا سید داؤد غزنوی کے چچا زاد تھے نیز سید عبدالغفار غزنوی' استخلاص وطن کی خاطر زندگی بھر مجلس احرار کے شعبہ تبلیغ کے سربراہ رہے اور شب و روز ملک کی آزادی کے لئے کوشاں رہے آپ سید داؤد غزنوی کے بھائی تھے ان کے دوسرے بھائی حافظ سید محمد سلیمان غزنوی' بہت بڑے تاجر تھے' جماعت اور آزادی وطن کی خاطر انکی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ان کے بیٹے سید محمد عثمان غزنوی آج کل دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور کے ناظم ہیں۔

مولانا سید داؤد غزنوی کے بڑے صاحبزادے سید عمرفاروق غزنوی سید احمد شہید کی جماعت مجاہدین میں شامل رہے اور کشمیر کی جنگ آزادی میں بھی حصہ لیا ۲۲ جون ۱۹۷۴ء کو فوت ہوئے سید داؤد غزنوی کے دوسرے بیٹے پروفیسر سید ابوبکر غزنوی اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ بہاول پور یونیوسٹی میں وائس چانسلر رہے۔ تعلیم و تدریس اور دعوت و ارشاد میں عمر بھر مصروف رہے۔ لندن میں حادثہ کا شکار ہوکر ۵ مارچ ۱۹۷۶ء کو راہی ملک عدم ہوئے اناللہ وانا الیہ راجعون

سید داؤد غزنوی کے دو چھوٹے بیٹے سید یحییٰ غزنوی اور احمد غزالی بھی اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں مولانا داؤد غزنوی کے ایک چچا سید عبدالرحیم غزنوی نے منڈی صادق گنج سابق ریاست بہاول پور میں کتاب و سنت کی شمع روشن رکھی ان کے بیٹے سید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ غزنوی حافظ سید محمد ذکریا غزنوی' سید عیسیٰ غزنوی' سید موسیٰ غزنوی' سید نوح غزنوی اور دیگر برادران بھی حصول پاکستان کے لئے کوشاں و ساعی رہے۔

قصوری خاندان

یہ خاندان علم و دانش' دینی اقدار' سیاست و تدبر اور آزادی وطن کے لئے خدمات و قربانیوں کے لحاظ سے نہایت شہرت یافتہ اور نامور ہے۔ انگریز دشمنی تو ان کی گھٹی میں سمائی ہوئی تھی۔ انگریز کی غلامی سے ملک کو آزاد کرانے کے لئے انہوں نے جو تگ و دو اور سعی و جہد کی تاریخ کے اوراق میں درخشاں ہے۔ ان کی علمی' دینی' سیاسی خدمات کا دائرہ نہایت وسعت پذیر ہے جرأت و شجاعت' استقامت و شہامت' بہادری اور دلیری ان کا طرۂ امتیاز رہا ہے دین کے ساتھ والہانہ لگاؤ' معاملات میں صداقت' گفتگو میں شائستگی' غریب پروری' علوم و فنون کے حصول کا شوق ان اوصاف سے یہ خاندان کلیۃً بہرہ ور تھا۔

اس خاندان کے مورث اعلیٰ قاضی غلام حسین ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے نقل مکانی کرکے ضلع گوجرانوالہ کے ایک مشہور گاؤں دلاور چیمہ میں آبسے۔ سب سے پہلے ان کے فرزند گرامی قاضی غلام احمد نے اہل حدیث مسلک کی حقانیت سے متاثر ہوکر اسے قبول کیا۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ مولانا عبدالقادر' مولانا عبدالحق' اور مولانا عبداللہ۔ مولانا عبدالحق نے گوجرانوالہ میں وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور اسی جگہ مستقل مقیم رہے' مولانا عبداللہ کچھ عرصہ ملازمت کے سلسلے میں کابل میں مقیم رہے۔ زندگی کے آخری دور میں اپنے آپ کو اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کردیا۔ اس بارے میں کچھ کتابیں بھی مرتب کرکے شائع کیں۔

مولانا عبدالقادر قصوری نے وکالت کا امتحان اردو میں پاس کیا مجاز انگریز افسر نے یہ بات تسلیم نہ کی کہ کوئی ہندوستانی اردو میں وکالت اور قانون میں کامیاب ہوسکتا ہے چنانچہ اس کے حکم سے دوبارہ امتحان لیا گیا تو مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ پہلے سے بھی زیادہ نمبر حاصل کرکے اعلیٰ پوزیشن میں کامیاب ہوئے ذہانت اور فطانت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کا کوئی ثانی نہ تھا اس کے بعد آپ نے قصور شہر میں آکر وکالت کی پریکٹس شروع کر دی' فوج داری' دیوانی اور سیاسی مقدمات میں ان کے مقابلے میں کسی کی دال نہ گلتی تھی۔ ان کی کامیابی کی شہرت نے انہیں بام عروج تک پہنچا دیا۔ مذہبی' دینی' علمی' سیاسی' اور عوامی حلقوں میں انہیں انتہائی پذیرائی حاصل ہوئی وہ بہت بڑے مجاہد۔ حق گو' حق شناس اور مستقل مزاج بزرگ تھے مولانا ابوالکلام آزاد کے بہت قریب اور ان کے نظریات سے متاثر تھے۔ سید احمد شہید کی تحریک آزادی کے مجاہدین سے خصوصی رابطہ تھا۔ ان کی داے' درے ہنخے اور قدے امداد فرماتے اپنے پاس سے اور احباب سے چندہ کی رقوم جمع کرکے نہایت احتیاط کے ساتھ مجاہدین کے مرکز چمرقند روانہ کرتے۔ پنجاب کی سیاست میں وہ حرف آخر تھے۔ انڈین نیشنل کانگریس کے صوبائی صدر بھی رہے اور مجلس خلافت کے بھی صوبائی امیر تھے۔ انگریز کی مخالفت میں جن اذیت ناک مرحلوں قید و بند کی صعوبتوں' مالی نقصان اور ذہنی کوفتوں سے گزرے اور استقامت سے ان کے مقابلے میں سینہ سپر رہے اس کی مثال ہندوستانی سیاست کے راہنماؤں میں کم ہی ملتی ہے۔

مقامی طور پر قصور میں جماعت اہلحدیث کی فلاح و بہبود کے لئے بہت کام کیا۔ قصور کے امیر کبیر اور رئیس اعظم حاجی محمد فرید رحمۃ اللہ علیہ نے انہی کے ایما اور مشورہ پر اپنی تمام جائداد منقولہ اور غیر منقولہ اپنے خرچ پر تیار کردہ مسجد فریدیہ اہلحدیث کے لئے وقف کر دی اور وصیت نامہ کے ذریعے انہی کے ارشاد پر ایک ٹرسٹ کمیٹی تشکیل دی اور لکھ دیا کہ اس کمیٹی کے پانچ رکن ہوں گے جن کا تعلق ہمیشہ جماعت اہل حدیث سے ہوگا اور میری مسجد فریدیہ اہلحدیث کا امام ہمیشہ اہل حدیث ہوگا (جسے عرف عام میں وہابی کہتے ہیں) یہ کارنامہ بھی مولانا عبدالقادر قصوری کا ہے وہ ٹرسٹ ابھی تک قائم ہے۔ اس وقت اس کمیٹی کا صدر یہ عاجز ہے اور باقی چار اراکین چوہدری محمد یونس ورک' خاں عبدالقدوس خاں' ڈاکٹر ریاض الرحمان چوہان اور افتخار احمد سندھو بھی راسخ العقیدہ اور خاندانی اہل حدیث ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصور میں مولانا عبدالقادر کی کوٹھی کبھی سیاسی راہنماؤں مولانا آزاد' جواہر لال نہرو' سید داؤد غزنوی' مولانا ظفر علی خان' لالہ لاجپت رائے اور دیگر چوٹی کے سیاسی راہنماؤں کی آمدورفت کا مرکز رہی ہے وہ جب قصور آتے قیام آپ کے ہاں ہوتا۔

قصور کے عوام میں ابھی تک اس خاندان کا بہت احترام پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ ملکی انتخاب میں آپ کے پوتے جناب خورشید محمود قصوری جو میاں محمود قصوری کے صاحبزادے ہیں بھاری اکثریت سے ووٹ حاصل کرکے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔

مولانا بشیر احمد شہید جو مجاہدین جماعت سید احمد شہید کے سرخیل تھے کہا کرتے تھے کہ

> اگر ان کے پاس ان جیسے (یعنی مولانا عبدالقادر) چھ افراد ہوں تو وہ ہندوستان سے انگریز کو نکال باہر کریں۔

مولانا عبدالقادر کی خوبیوں اور قائدانہ صلاحیتوں کو احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ یہ نابغہ عصروحید دہراور عظیم المرتبت بزرگ تازندگی انگریز سے ملک کو آزاد کرانے اور یہاں اسلامی مملکت کے قیام کے لئے کوشاں رہا ان بزرگوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں ہم حصول پاکستان میں کامیاب ہوئے اور یہ انہی کی خدمات جلیلہ کا ثمرہ ہے آپ نے ۱۶ نومبر ۱۹۴۲ء کو رحلت فرمائی قصور میں اپنے خاندانی قبرستان میں مدفون ہیں۔

مولانا محی الدین احمد قصوری

مولانا عبدالقادر قصوری کے صاحبزادے تھے' نہایت ذہین و فطین' علم و فضل سے آراستہ شخصیت اور مولانا ابوالکلام آزاد کے خصوصی معتمد علیہ تھے۔ تین سال تک انگریز کی قید و بند میں رہے مولانا ابوالکلام نے جب ان کی قید کے بارے میں سنا تو بہت غمگین ہوئے اپنی مایہ ناز تصنیف "تذکرہ" کے صفحہ ۳۰۲ پر لکھتے ہیں۔

> "یہاں تک لکھ چکا تھا کہ ڈاک ملی اور اخبارات سے معلوم ہوا کہ عزیزی مولوی محی الدین احمد بی۔اے کو قصور میں تلاشی کے بعد گرفتار کیا گیا ہے شاید نظربندی کا معاملہ پیش آئے۔ ان تمام ایام جلاوطنی میں یہ پہلا دن ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس واقعہ کے سننے سے دل کو مضطر اور دماغ کو پراگندہ پاتا ہوں۔

دردے کیں نامہ مے کر دم رقم
کَاَن یَجُرُّ الدَّمْعُ مَنْزُوْجاً بِدَمْ

عزیز موصوف بلکہ ان کا پورا خاندان اپنے خصائص ایمانی و جوش' اسلامی و ایثار فی اللہ کے اعتبار سے عہد سلف کے واقعات زندہ کرنے والا ہے اور علی الخصوص' اس عزیز کی طلب صادق اور استعداد کامل سے تو اپنی چند در چند امیدیں وابستہ تھیں' افسوس فتنہ حوادث نے اس کو بھی نہ چھوڑا۔ مجھے اس سے کب انکار تھا کہ میرے پاؤں میں ایک کے بدلے دس زنجیریں ڈال دی جائیں۔ لیکن دوسروں کو اس میں کیوں شریک کیا جاتا ہے۔ بظاہر اس عزیز موصوف کا اس کے سوا کوئی جرم نہیں کہ مجھ خانماں خراب سے رسم وراہ رکھتے ہیں سبحان اللہ! اپنی آشنا پروری اور دوست نوازی بھی قابل تماشا ہے جب تک کوئی اپنا دشمن نہ بن جائے ہمارا دوست نہیں بن سکتا۔

اے ہم نفساں آتشم ازمن بگیرید
ہرکس کہ شود ہمرہ من دشمن خویش است

قیام پاکستان سے قبل مولانا محی الدین احمد قصوری ہندوستان کے طول و عرض میں تبلیغ اسلام اور یتیموں کی دیکھ بھال اور ان کی سرپرستی کے لئے سرگرمی سے کوشاں رہے۔ قیام پاکستان کے بعد جب مرکزی جمعیت اہلحدیث کی تنظیم قائم ہوئی تو آپ اس کے بانیوں میں سے تھے۔ کچھ عرصہ آپ مرکزی جمعیت کے ناظم تعلیمات بھی رہے۔ لاہور میں گنگا رام ہسپتال کے قریب ایک کوٹھی میں رہائش تھی میں اس وقت مرکزی جمعیت اہلحدیث کے دفتر میں ناظم تھا۔ ضروری امور کے سلسلے میں اکثر ان کے پاس حاضر ہوتا نہایت تپاک اور شفقت سے ملتے آپ نے ۱۹۷۱ء میں وفات پائی آپ آزادی وطن کے جلیل القدر سپاہی تھے ان کے بارے میں مولانا ابوالکلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزاد نے جو خراج تحسین پیش کیا اس کے بعد مزید کچھ لکھنا لاحاصل ہے۔

مولانا محمد علی قصوری

مولانا محمد علی ایم اے کٹب قصوری مولانا عبدالقادر قصوری کے قابل ترین صاحبزادے تھے۔ مناسب تعلیم حاصل کرنے کے بعد انگلینڈ میں کیمرج یونیورسٹی سے ایم۔اے کیا اور قانون کی تعلیم مکمل کرلی مگر ڈگری حاصل کئے بغیر وطن آگئے جنگ عظیم شروع تھی ملک میں انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کی تحریک زوروں پر تھی۔ آپ نے بھی ملکی سیاست میں بھرپور حصہ لینا شروع کر دیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد' مولانا محمد علی جوہر' ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور حکیم اجمل خاں کے مشورہ کے مطابق آپ افغانستان پہنچ گئے۔ تاکہ وہاں کے امیر حبیب اللہ خاں کو آمادہ کریں کہ اس وقت جب ہندوستان کی تمام فوجیں ملک سے باہر ہیں۔ امیر حبیب اللہ ہندوستان پر حملہ کر دیں تاکہ ملک کو انگریز کی غلامی سے آزاد کرایا جائے مولانا عبیداللہ سندھی پہلے سے وہاں اس سلسلے میں کوشش کر رہے تھے' ۱۹۱۵ء کا دور تھا۔ اس مقصد کے لئے مولانا محمد علی قصور خاطرخواہ کامیاب نہ ہوئے۔ لیکن والی افغانستان نے آپ کی صلاحیتوں کے پیش نظر آپ کو کابل میں "حبیبیہ کالج" کا پرنسپل مقرر کر دیا' کچھ عرصہ آپ یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔ مگر اصل مقصد میں جب کامیابی حاصل ہوتی نظر نہ آئی اور آپ کے خلاف بعض عناصر نے سازشیں شروع کر دیں کہ انہیں گرفتار کرکے انگریز کے سپرد کر دیا جائے تو آپ اپنے بعض خیر خواہوں کے تعاون سے وہاں سے خفیہ طور پر نکل کر روپوش ہوگئے اور مجاہدین کے مرکز یاغستان پہنچ گئے وہاں چرقند اور اسمس کے مجاہدین سے رابطہ قائم کرکے انہیں منظم کرنا شروع کر دیا کہ انگریزوں کے خلاف زبردست یلغار کر دی جائے۔ انگریز کی سی۔آئی۔ڈی اور خفیہ ایجنسیاں ہوشیار ہوگئیں اور ان کے خلاف منصوبے بنانے لگے۔ بعض ذرائع سے آپ کو حکومت میں بڑے بڑے منصب اور اہم عہدوں کی پیشکش کی گئی۔ لیکن "عنقارا بلند است آشیانہ" کے مصداق اور خاندانی بلند روایات کے پیش نظر آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ان سب پیش کشوں کو ٹھکرا دیا اور انگریزوں کے خلاف وہاں سرگرم رہے۔

جب مولانا محمد بشیر امیر المجاھدین کو ایک سازش کے تحت شہید کر دیا گیا تو آپ بھی وہاں سے بد دل ہو گئے۔ صاحبزادہ عبدالقیوم نے آپ کو واپسی پر آمادہ کیا اور پولٹیکل ایجنٹ سے ملاقات کا انتظام کر دیا مذاکرات کے بعد آپ کو واپس ہندوستان آنے کی اجازت مل گئی یہاں پہنچ کر بھی آپ نے آئین کے اندر رہتے ہوئے سیاسی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ دہلی میں کاروبار بھی شروع کر دیا کچھ عرصہ لاہور میں ایک فرم میں بھی بحیثیت مینجر کام کرتے رہے۔

قصبہ پٹی جو اب ہندوستان میں چلا گیا ہے وہاں ہم نے ایک دینی درسگاہ "مدرسہ محمدیہ" کے نام سے قائم کی تھی مولانا ہدایت اللہ ندوی اور مولانا عبدالرحمٰن لکھوی وہاں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ اس تعلیمی ادارہ کے سرپرست مولانا محمد علی قصوری تھے اس طرح ان سے ملاقات اور رابطہ قائم رہا اور تعلقات استوار ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد جب میں مرکزی جمعیتہ اہلحدیث کا ناظم دفتر تھا تو اکثر ان سے ملاقات ہوتی رہتی۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں تشریف لاتے ٹمپل روڈ پر ان کی کوٹھی پر بھی حاضر ہوتا رہا۔

ساری عمر انہوں نے دین کی سربلندی ملک کی آزادی اور پاکستان کی خدمت کے لئے وقف رکھی۔ یہ درخشندہ اور تابندہ روایات کے حامل عظیم انسان ۱۹۵۶ء میں اس دنیا فانی سے منہ موڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ رہے نام اللہ کا

میاں محمود علی قصوری [۱]

قصوری خاندان کے نامور اور بین الاقوامی شہرت کے حامل' قانون اور سیاست میں بلند مقام رکھنے والے میاں محمود علی قصوری مولانا عبدالقادر کے فرزند تھے' قیام پاکستان اور تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔ پاکستانی سیاست میں ساری عمر سرگرم رہے حالات کے پیش نظر کچھ عرصہ پیپلز پارٹی میں شامل رہے۔ لاہور سے ضمنی انتخاب میں قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور بھٹو حکومت میں وزیر قانون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ تھوڑے عرصے بعد بھٹو کی آمریت' بداخلاقی' ڈکٹیٹرشپ اور بدتمیزی سے بیزار ہوکر وزارت سے استعفیٰ دے دیا اور تحریک استقلال میں شامل ہوگئے ۱۳۔ اپریل ۱۹۸۷ء میں آپ فوت ہوئے قصور کوٹ مولوی عبدالقادر میں اپنی تعمیر کردہ مسجد کے احاطہ میں مدفون ہیں۔

مولانا عبدالقادر کے چوتھے صاحبزادے احمد علی تھے بلند کردار اور شریف انسان لیکن انہوں نے ملکی سیاست میں کوئی حصہ نہ لیا۔

یہ تھا عظیم قصوری خاندان۔ جس کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا گیا تفصیل دیکھنا ہو تو مولانا محمد اسحاق بھٹی کی تصنیف "قصوری خاندان" پڑھئے جس میں اس خاندان کی مفصل کہانی موجود ہے۔

بھوجیانی خاندان

موضع بھوجیاں ضلع امرتسر میں تحصیل ترنتارن کا ایک گاؤں تھا۔ تمام آبادی مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ یہ بستی اہل علم' متدین' نیکوکار لوگوں اور اہل توحید کا مرکز تھی مولانا فیض محمد جو حضرت الامام سید عبدالجبار غزنوی کے شاگرد تھے ان کی بدولت یہاں توحید و سنت کی شمع روشن ہوئی مولانا فیض محمد کا تعلق سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی جماعت مجاہدین سے بھی تھا۔ ان کے لئے رقوم جمع کرکے چمڑقند وغیرہ میں بھیجتے' ایک بار شکایت ہوئی اور آپ گرفتار بھی ہوئے آپ کے تین صاحبزادے مولانا عبدالرحمٰن' مولانا عبداللہ اور مولانا عبدالرحیم تھے تینوں علم و فضل کی دولت سے مالا مال تھے اپنے گاؤں اور دیگر مختلف مقامات پر علوم دینیہ کی تدریس میں مصروف رہے۔ تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ رستخیز میں نہایت بہادری دکھائی اور سیکڑوں سکھوں کو واصل جہنم کرنے کے بعد شہید ہوئے اور پاکستان پر اپنی قیمتی جانیں نچھاور کر دیں۔ مولانا عبدالرحمٰن رحمہ اللہ اور مولانا عبداللہ رحمہ اللہ سے مجھے تلمذ کا تعلق ہے۔ میں نے ابتدائی تعلیم ان سے حاصل کی علم و فضل اور تعلیم و تدریس میں ان کا ثانی کوئی کم ہی تھا۔ میں نے اپنے ان بلند اوصاف کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حامل اساتذہ گرامی کے حالات و سوانح پر ایک کتاب "تذکرہ علمائے بھوجیاں" مرتب کرکے شائع کی ہے ان کے تفصیل حالات اس میں درج ہیں۔

نامور عالم دین، شارح نسائی اور متعدد کتابوں کے مصنف اور ناشر حضرت مولانا محمد عطا اللہ حنیف بھوجیانی جو مرکزی جمیتہ اہلحدیث پاکستان کے راہنما اور بانی تھے نیز ہفت روزہ "الاعتصام" کے مدیر تھے۔ آپ نے "دارالدعوۃ السلفیہ" کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ بھی قائم کیا جو نایاب دینی کتابوں کی اشاعت میں کوشاں ہے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ ہلال کمیٹی اور اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن تھے قیام پاکستان سے قبل ملک کی آزادی اور حریت وطن کی خاطر "انڈین نیشنل کانگریس" میں شامل رہے اور کئی آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا۔ قیام پاکستان کے بعد یہاں اسلامی نظام کے نفاذ اور ملکی فلاح و بہبود کیلئے کوشاں رہے نہایت سادہ اور درویشانہ زندگی بسر کی یہ بزرگ بھی "بھوجیاں" کے رہنے والے تھے اور بھوجیانی کہلاتے تھے۔ آپ کی وفات ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو ہوئی اور لاہور کے مشہور قبرستان میانی صاحب میں دفن ہوئے اب آپ کے جاء نشین اور خلف الرشید ان کے نامور فرزند ارجمند جناب حافظ احمد شاکر ہیں جو ان کی روایات کے امین ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عظیم والد گرامی کے مشن کو زندہ و قائم رکھنے کی توفیق بخشے آمین۔

انصاری خاندانی

موضع بھوجیاں کا انصاری خاندان بھی مسلک اہلحدیث کا حامل اور تحریک پاکستان کا سرگرم حامی رہا ہے جناب عثمان ابراھیم ایم۔پی۔اے جو حکومت پنجاب کے وزیر تعلیم بھی رہے ہیں ان کے والد گرامی حاجی محمد ابراھیم مرحوم قیام پاکستان سے قبل مسلم لیگ میں شامل ہوکر حصول پاکستان کے لئے بھرپور کوشاں رہے۔ قیام پاکستان پر کافی جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ ان کے برادر بزرگ حاجی امان اللہ بھی علمائے بھوجیاں کے ساتھ شہید کر دیئے گئے حاجی صاحب کے بیٹے عزیز انصاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں سیاسی طور پر سرگرم رہے شورش کاشمیری مرحوم کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ ادب و صحافت سے بھی تعلق تھا' حاجی امان اللہ کے دوسرے بیٹے مولانا محمد داؤد انصاری نامور عالم دین' محدث اور مدرس تھے شہر گوجرانوالہ میں اس خاندان نے کافی سیاسی اور مادی ترقی کی ہے۔ یہ سب جماعت اہلحدیث کے فرد ہیں مسلم لیگ میں شامل رہ کر پاکستان کی فلاح و ترقی میں کوشاں رہے۔ حاجی محمد ابراھیم انصاری بلدیہ گوجرانوالہ کے چیئرمین بھی رہے۔ حافظ محمد زکریا حاجی امان اللہ مرحوم کے بیٹے بھی پاکستان کی فلاح و بہبود میں کسی سے پیچھے نہیں۔

سندھ کا راشدی خاندان

راشدی خاندان کا سندھ میں مسلک اہلحدیث کی ترویج و ترقی اور فروغ میں بہت حصہ ہے۔ اس خاندان کے جد امجد سید راشد شاہ اول کے دور ۱۸۲۲ء میں جب سید احمد اور شاہ اسمٰعیل شہید کا قافلہ وہاں پہنچا تو انہوں نے بہت خاطر مدارات کی جہاد کے سلسلے میں ہر قسم کی مادی اور اخلاقی مدد کی اور جہاد میں شریک ہونے کا وعدہ فرمایا یہ خاندان علم و فضل اور روحانیت کے لحاظ سے بہت بلند ہے اس خاندان کے بزرگ سید تراب علی راشدی' سید رشداللہ شاہ سید احسان اللہ شاہ سید صبغتہ اللہ شاہ ثانی' سید محب اللہ شاہ اور سید پیر بدیع الدین شاہ نے انگریزوں کے خلاف زبردست تحریک جاری رکھی پیر صبغتہ اللہ شاہ ثانی نے اپنی جماعت حر کے ذریعے انگریزی حکومت کو زبردست نقصان پہنچایا اور ڈٹ کر مقابلہ کیا حر ایسی جماعت تھی کہ پیر صاحب کے ایک اشارے پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کو ہر وقت تیار رہتی انگریزوں کے ظلم و جور اور تشدد کی وجہ سے حُر سخت آزمائش میں گرفتار رہے۔ پیر صاحب کو انگریز گرفتار کر کے لندن لے گئے بعد میں وہیں آپ کو پھانسی دے دی گئی موجودہ پیر پگاڑا انہی کے صاحبزادے ہیں پیر محب اللہ شاہ اور پیر بدیع الدین شاہ راشدی جو جھنڈا والے کہلاتے ہیں ان کے والد گرامی سید احسان اللہ شاہ اور ان کے والد گرامی سید رشد اللہ شاہ نے انگریز کے خلاف زبردست تحریک چلائی۔ سندھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی خلافت کمیٹی کے صدر بھی رہے تحریک آزادی ہند اور قیام پاکستان میں ان کا بہت بلند کردار ہے۔ راشدی خاندان کا کتب خانہ اتنا بڑا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اس کی مثال نہیں ملتی' ہر علم و فن میں عربی ' فارسی' اردو اور سندھی زبان میں کتابیں موجود ہیں۔ سید محب اللہ شاہ ایم۔اے متبحر عالم دین تھے ان کے چھوٹے بھائی سید بدیع الدین شاہ پیر جھنڈا کو ہر علم و فن پر عبور حاصل تھا۔ مدینہ یونیورسٹی میں استاذ بھی رہے۔ علم رجال کے امام مانے جاتے تھے۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ سندھی زبان میں ایک بلند پایہ اور ضخیم تفسیر قران لکھنا شروع کی بارہ پارہ تک پہنچے تھے کہ انتقال ہوگیا اور یہ کام ادھورا رہ گیا۔ آپ کی وفات ۸ جنوری ۱۹۹۶ء کو ہوئی اور آپ کے برادر بزرگ پیر محب اللہ شاہ راشدی کا انتقال ۲۱ جنوری ۱۹۹۵ء کو ہوا۔ پیر علی محمد راشدی اور پیر حسام الدین راشدی کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے جن کی خدمات تحریک پاکستان کے سلسلے میں یادگار زمانہ ہیں۔

کیلانی خاندان

کیلانی خاندان بھی پاکستان میں دینی' سیاسی اور علمی خدمات کے لحاظ سے کسی سے پیچھے نہیں۔ اگرچہ یہ خاندان بھی خوش نویسی کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے۔ لیکن اس کی علمی اور تصنیفی کارکردگی بھی لائق تحسین ہے اس خاندان کے بزرگ مولانا عبدالحی مرحوم نے "مرأۃ القران" لکھ کر بہت بڑی علمی خدمت انجام دی ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی مرحوم وفات ۱۹۹۵ء نے تعلیم نسواں کے لئے بہت بڑا تعلیمی ادارہ قائم کیا قران مجید کی جامع تفسیر لکھی جو زیر طبع ہے اس کے علاوہ بہت سی علمی کتابیں لکھیں۔ پاکستان میں نفاذ اسلام کے لئے کوشاں رہے اعلیٰ پایہ کے خوش نویس تھے پاکستان کی ہمہ جہتی خدمت میں کوشاں رہے۔

مولانا عبدالسلام کیلانی مدینہ یونیورسٹی کے فاضل ہیں۔ علم و فضل کے لحاظ سے بلند مقام حاصل ہے متعدد ملکی و بیروں ملک ممتاز علمی درسگاہوں میں تدریس خدمات دیتے رہے ہیں آجکل "کینیا" میں سعودی حکومت کی طرف سے تعلیم و تدریسی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصروف ہیں۔ اس سے پہلے افریقی ملک یوگنڈا میں بھی اسی مقصد کے لئے مبعوث تھے پاکستان میں کچھ عرصہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور محکمہ اوقاف پنجاب کی طرف سے قائم کردہ تدریسی ادارہ علماء اکیڈمی شاہی مسجد لاہور میں بطور استاد مقرر رہے۔ آپ کیلانی خاندان کے بزرگ مولانا عبدالحی رحمہ اللہ کے صاحبزادے ہیں کچھ کتابیں بھی آپ کی تالیف ہیں۔

پروفیسر اقبال کیلانی بھی اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ متعدد دینی کتابوں کے مصنف کیلانی خاندان کے گل سرسید دینی اور علمی معاملات میں فعال اور متحرک شخصیت مولانا عبدالمالک مجاہد ہیں۔ دینی کتب کی نشر و اشاعت میں آپ کا شمار صف اول کے بزرگوں میں ہے اور بین الاقوامی شہرت یافتہ ہیں۔ "دارالسلام" کے نام سے دینی علوم و فنون کی اشاعت و طباعت کی غرض سے مختلف یورپی ممالک' سعودی عرب "ریاض" اور لاہور "پاکستان" میں ان کی طرف سے ادارے قائم ہیں جن میں قران و حدیث کے تراجم اور دیگر اسلامی موضوعات پر قابل قدر کتابیں شائع کی جاتی ہیں صحاح ستہ' قرآن مجید اور "الرحیق المختوم" کا ترجمہ انگریزی زبان میں شائع کرنے کا بھی منصوبہ ہے۔

امام العصر مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی

استاد العلماء حضرت مولانا محمد گوندلوی رحمہ اللہ فاضل محقق اور ممتاز عالم دین و محدث تھے۔ حدیث پر مکمل عبور حاصل تھا تمام علوم و فنون میں مکمل مہارت حاصل تھی مسیح الملک حکیم اجمل خاں سے طب کی تکمیل کی۔ آپ حقیقتاً امام العصر اور علامۃ الدہر تھے جماعت کی معروف درسگاہوں۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ' جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن' جامعہ دارالسلام عمر آباد مدراس (بھارت)' جامعہ اسلامیہ چاہ شاہاں والا گوجرانوالہ اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں اپنے فیوض و برکات سے طلباء کو متمتع اور مستفید فرماتے رہے۔ تدریس حدیث کیلئے آپ کی ذات گرامی مغتنمات سے تھی دور دور سے طلباء حدیث کی تعلیم حاصل کرنے اور علمی تشنگی بجھانے کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ کی قوت حافظہ نہایت قوی تھی بہت سی احادیث کا ذخیرہ ازبر تھا۔

احادیث کی شرح میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (مدینہ یونیورسٹی میں بھی دوسال تک دنیا کے اطراف و اکناف سے آئے ہوئے تشنگان علوم کو اپنے علمی فیض و افادہ سے بہرہ ور فرماتے رہے۔ پاکستان کے موجودہ علمائے کرام اور مدرسین کی اکثریت کو بالواسطہ یا بلاواسطہ حضرت الشیخ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ علم و آگاہی، فہم و فراست، تحقیق و تشریح، ذہانت و فطانت اور وسعت مطالعہ میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ جامع صحیح البخاری پر مکمل عبور اور استحضار حاصل تھا تمام علوم و فنون میں "دائرۃ المعارف" کی حیثیت رکھتے تھے۔ بہت سی تحقیقی کتابوں کے مصنف تھے قیام پاکستان کے موقع پر مسلم لیگ میں شامل ہو کر حصول پاکستان کے لئے سرگرمی سے حصہ لیا بہت سے سیاسی جلسوں کی صدارت کی قائداعظم بھی آپ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے بے پناہ اوصاف اور خوبیوں کے حامل یہ بزرگ ۵ جون ۱۹۸۵ء کو رمضان مبارک میں اس جہان رنگ و بو سے ترک تعلق کرکے ملاء اعلیٰ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے رہے نام اللہ کا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی

آپ کی ولادت ضلع گوجرانوالہ کے گاؤں ڈھونیکی ۱۸۹۵ء میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا محمد ابراھیم سے حاصل کی اس کے بعد کچھ عرصہ مولانا عمرالدین وزیر آبادی سے تحصیل علم میں مشغول رہے۔ مولانا عمرالدین ٹانگوں سے معذور تھے اپنی روزی اپنے ہاتھ سے کما کے حاصل کرتے اور ورق کوٹ کر گذر اوقات کرتے تعلیم و تدریس کا کسی قسم کا مشاہرہ یا معاوضہ نہ لیتے نہایت خدارسیدہ بزرگ تھے مولانا سلفی صاحب نے ان سے افادہ و افاضہ حاصل کرنے کے بعد استاد پنجاب، شیخ وقت، محدث، شہیر مولانا عبدالمنان وزیر آبادی کی خدمت عالیہ میں پہنچ کر زانوئے تلمذ تہ کئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علوم و فنون اور حدیث کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ دہلی تشریف لے گئے اور مولانا عبدالمجید عمرپوری اور دوسرے اساتذہ گرامی سے اکتساب فیض کیا وہاں سے آپ امرتسر آگئے اور غزنوی خاندان کی درسگاہ مدرسہ غزنویہ میں داخل ہو کر مولانا سید عبدالغفور غزنوی اور مولانا عبدالرحیم غزنوی سے علم استفادہ کیا۔ اس دوران حضرت العلام مولانا ثناء اللہ امرتسری جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی حضرت مفتی محمد حسن سے بھی خوب رابطہ رہا اور ان سے بہت متاثر ہوئے حضرت مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ کے بہت مداح اور ان کی خدمات کے معترف تھے۔ دعوت و ارشاد' تعلیم و تدریس' تبلیغ و خطابت' وعظ و تذکیر' تصنیف و تالیف اور تحریر و تشریح میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ امام العصر مولانا محمد ابراھیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ سے بھی آپ نے اکتساب فیض کیا مولانا سیالکوٹی رحمہ اللہ کے ارشاد پر آپ نے گوجرانوالہ میں ڈیرے ڈال دیئے۔ چوک نیائیں کی جامع مسجد اہل حدیث میں تازندگی اپنے علمی جوہر بکھیرتے رہے اور تدریس و خطابت سے لوگوں کو متمتع کرتے رہے۔ آپ نے گوجرانوالہ میں دینی' علمی اور سیاسی بہت خدمت کی۔ اس شہر میں جب تشریف لائے تو جماعت کی صرف دو مسجدیں تھیں آپ کی وفات فروری ۱۹۶۸ء میں آپ کی مساعی کی وجہ سے پچاس اہل حدیث مساجد میں خطبہ جمعہ ہوتا تھا اور مسجدیں اس کے علاوہ تھیں۔ ۴۷ سال تک آپ یہاں خدمت دینی میں مصروف رہے آپ ملک کی آزادی کی خاطر ہمہ تن مستعد رہتے سیاسی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قید و بند کی آزمائش بھی برداشت کی تقریر و تحریر میں یکساں قدرت حاصل تھی۔ ۱۹۴۸ء میں مرکزی جمیتہ اہلحدیث پاکستان کے قیام میں حضرت مولانا سید غزنوی کے دست راست تھے۔ ساری عمر جماعت کی بہت خدمت کی آپ کا شمار ملک کے بلند ترین راہنماؤں اور علمی شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ فروری ۱۹۶۸ء کو اس جہان فانی کو چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جاملے' اب کہاں موجود ایسی ہستیاں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تالپور خاندان

انگریزوں سے پہلے سندھ پر اس خاندان کی حکومت تھی میران تالپور نے انگریز کا مقابلہ نہایت بہادری' جرأت اور دلیری سے کیا حیدر آباد میں پھلیلی نہر کے کنارے زبردست معرکہ آرائی رہی اس طرح میرپور خاص اور میرواہ کے علاقے میں مسیروں نے انگریز دشمن کی سخت مزاحمت کی لیکن افسوس کہ بعض غدار اہل وطن کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی اور سندھ کا علاقہ ڈیڑھ سوسال کی غلامی کیلئے انگریزوں کے قبضے میں چلا گیا۔

اسی خاندان کے الحاج میر علی احمد تالپور سابق وزیر دفاع پاکستان اور میر رسول بخش خاں سابق گورنر اور وزیر اعلیٰ سندھ نے قیام پاکستان کے سلسلے میں نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں اپنے تمام اثرو رسوخ اور مالی و جانی لحاظ سے مسلم لیگ اور پاکستان کی حمائت کی میر علی احمد خاں ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی عظیم دینی درسگاہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں کچھ عرصہ علوم دینیہ کے حصول کی خاطر داخل رہے قاری عبدالخالق رحمانی کراچی کی روایت کے مطابق میر صاحب اور قاری صاحب وہاں ہم جماعت تھے اس خاندان کا جماعت اہلحدیث کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ ان کے پاس ایک بہت بڑا کتب خانہ ہے جس میں مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا محمد جوناگڈھی مولف و مترجم تفسیر ابن کثیر (تفسیر محمدی) کی تمام تصانیف محمدیات موجود ہیں۔ دونوں بزرگ خدا کو پیارے ہوچکے ہیں۔

نوابوں کا خاندان

ضلع میرپور خاص میں کوٹ غلام محمد سے تین چار کلومیٹر پر گوٹھ نواب پیر بخش ہے۔ نواب صاحب اہل حدیث تھے۔ اپنی زندگی میں اس گوٹھ میں سالانہ تبلیغی جلسہ منعقد کراتے جس میں پنجاب اور سندھ کے نامور علماء کرام کو خطاب کے لئے مدعو فرماتے جن میں مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمہ اللہ امیر مرکزی جمعیتہ اہلحدیث کو خصوصی دعوت دیتے پاکستان اور مسلم لیگ کے دل و جان سے حامی اور مددگار رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افسوس کہ ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد نے اس سلسلہ کو قائم نہ رکھا کثرت تمول اور مال و دولت کی فراوانی نے انہیں مسلک کیا اسلامی اقدار سے بھی دور کر دیا ان کی اولاد میں نواب محمد حسین وغیرہ اسی ڈگر پر گامزن ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔ سندھ میں مولانا دین محمد وفائی اور مولانا محمد عثمان دیپلائی کی ملک و قوم' پاکستان اور مسلم لیگ کے لئے خدمات ناقابل فراموش ہیں مولانا وفائی روزنامہ الوحید اور ڈیپلائی مرحوم نے عبرت اخبار کے ذریعے مسلم لیگ کی زبردست حمائت کی دونوں بزرگ اہلحدیث تھے ان کے علاوہ مولانا محمد یوسف زبیدی میرپور خاص' حاجی نظام الدین کنری' حکیم میاں فضل الدین جمیں آباد' چوہدری فتح محمد گوٹھ نمبر ۳۳۳ جمیس آباد' مولانا عبدالرحمان چک نمبر ۹۴ گوٹھ حاجی سلطان والے چوہدری سلطان احمد مرحوم کی مسلم لیگ اور پاکستان کی حمائت کے لئے مساعی و جہد فراموش نہیں کی جاسکتیں۔

پروفیسر یامین محمدی' قاری عبدالخالق' سیٹھ فضل ربی' مولانا محمد رمضانی رحمانی بھی سندھ میں اسی سلسلے کی سنہری کڑی ہیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ ۱۹۴۴ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے والد گرامی حاجی ظہور الٰہی جماعت کے نامور بزرگ اور تاجر تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں قران مجید حفظ کیا گوجرانوالہ کے مدرسہ "جامعہ اسلامیہ" میں مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی) شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات مدراسی اور مولانا شریف اللہ سواتی سے جملہ علوم و فنون کی تحصیل کی۔ کچھ عرصہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بھی زیر تعلیم رہے۔ تکمیل تعلیم کے بعد مدینہ یونیورسٹی میں داخل ہوگئے۔ یونیورسٹی میں اس وقت بائیس اسلامی ملکوں کے طلباء زیر تعلیم تھے۔ آخری سال جب امتحان ہوا تو آپ نے سب میں اول پوزیشن حاصل کی آپ بیک وقت ادیب و صحافی' مصنف' مورخ' مترجم' مدرس' مبلغ خطیب' سیاست دان اور تاجر تھے آپ نے جماعت اہلحدیث کو منظم کیا۔ ملک کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاسی جماعتوں میں جماعت کا نام بلند کیا۔ مختلف سیاسی جماعتوں میں قائدانہ حیثیت سے فعال رہے۔ آپ نہایت بے باک' نڈر' حق گو' شعلہ نوا مقرر اور آتش بیاں خطیب تھے۔ بہت سے اسلامی اور یورپی ملکوں میں آپ نے تبلیغی دورے کئے سعودی عرب کے فرماں روا شاہ فہد اور عراق کے والی صدام حسین آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ ملکی حکمرانوں مسٹر بھٹو اور جنرل ضیاء الحق پر ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے تنقید کرتے رہے۔ آپ پر بہت سے مقدمات قائم کئے گئے گرفتاریاں بھی ہوئیں قتل کے منصوبے بنائے گئے آپ السنہ شرقیہ کے عظیم سکالر تھے۔ عربی' فارسی' اردو اور پنجابی زبانوں میں فاضل کی ڈگری حاصل کی' چھ مختلف مضامین میں ایم۔اے تھے۔ کراچی سے ایل۔ایل۔بی کی ڈگری بھی حاصل کی آپ بلند پایہ مصنف اور مؤلف تھے۔ فرق پر لکھنا آپ کا خاص موضوع تھا۔ آپ کی تصانیف میں شیعہ' بریلوی' قادیانی' بہائی اور بابی فرقوں پر نہایت مدلل اور لاجواب کتابیں ہیں۔ جن میں القادیانیہ' الشیعہ والسنہ' الشیعہ و اہل بیت' الشیعہ والقران' الشیعہ و التشیع' البہائیہ' البابیہ' التصوف' الاسماعیلیہ' البریلویہ' مرزائیت اور اسلام کے علاوہ' کتاب التوحید کا ترجمہ انگلش اور اردو میں کتاب الوسیلہ کا ترجمہ انگلش میں' سفر حجاز وغیرہ لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر سب ملکوں میں پھیل چکی ہیں۔ چینیانوالی مسجد لاہور میں خطیب رہے اقبال پارک میں عیدین کا خطبہ بھی ارشاد فرماتے ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ کو قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ چوک فوارہ میں اہل حدیث کانفرنس میں خطاب فرما رہے تھے کہ دشمنان دین کی طرف سے بم کا ایک زبردست دھماکہ ہوا' تمام نظام درہم برہم ہوگیا' جلسہ گاہ خون شہیداں سے لبریز ہوگئی حضرت علامہ شدید زخمی ہوئے۔ آپ کے رفقا مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی' مولانا عبدالخالق قدوسی' محمد نجیب خاں اور دیگر دس حضرات وقت پر شہید ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون اس دوران حکومت سعودیہ اور عراق کی طرف سے پیشکش کی گئی کہ آپ کو علاج کیلئے یہاں بھیج دیا جائے چنانچہ سعودی حکومت نے ایک خصوصی طیارہ بھیج دیا جس کے ذریعے آپ وہاں پہنچ گئے اور ریاض کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملٹری ہسپتال میں' امریکی' سعودی اور پاکستان کے ماہر ڈاکٹروں کی نگرانی میں علاج شروع ہوگیا۔ لیکن وقت موعود پہنچ چکا تھا۔ ۳۰ مارچ کو آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور آپ ملاء اعلیٰ سے جاملے۔ ریاض میں آپ کا جنازہ ادا کیا گیا اور آپ کے استاد محترم سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے بہت بڑے اجتماع میں بڑی رقت کے ساتھ رو رو کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد دوسرا تاریخی جنازہ مسجد نبوی مدینہ منورہ میں ہوا اور آپ جنت البقیع میں صحابہ کرام' اہل بیت نبوی کے قبرستان میں حضرت امام مالک کے پہلو میں دفن ہوئے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ایسا بلند اعزاز اور عظمت کم ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ آپ کی دیرینہ خواہش بھی یہی تھی کہ آپ کی آخری آرامگاہ جوار نبوی میں ہو اللہ تعالیٰ نے علامہ صاحب کی خواہش پوری کردی۔ "پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔"

مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی

ممتاز عالم دین' بے باک مقرر اور خطیب' جماعت اہل حدیث کا قیمتی سرمایہ تھے۔ کامونکی جامع مسجد اہل حدیث میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ تبلیغی میدان میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں علامہ احسان الٰہی ظہیر کے دست راست تھے۔ ان کی صلاحیتوں کا علامہ صاحب کو کھلے دل سے اعتراف تھا۔ اس سلسلے میں انہیں خراج تحسین پیش فرماتے۔ وہ جمعیت اہلحدیث کے نائب ناظم اعلیٰ تھے۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو قلعہ کچھمن سنگھ میں بم کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے انتہائی نگہداشت اور علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکے کامونکی میں ۲۵ مارچ کو ہزاروں سوگواروں نے نماز جنازہ میں شرکت کی نماز جنازہ مولانا محمد عبداللہ آف گوجرانوالہ نے پڑھائی اور کامونکی کے ملٹری گراؤنڈ قبرستان میں سپرد خاک کردیئے گئے۔

مولانا محمد حنیف ندوی

بلند مرتبت اور نامور عالم دین تھے۔ گوجرانوالہ ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے مولانا محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمٰعیل سلفی اور محدث دوراں حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ سے اکتساب فیض کیا' دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ کے فارغ التحصیل تھے لاہور کی مسجد مبارک اسلامیہ کالج میں عرصہ تک خطیب رہے۔ قران مجید کی تفسیر سراج البیان کے نام سے لکھی' ہفت روزہ "الاعتصام" کے پہلے ایڈیٹر تھے ملکی' علمی' اور سیاسی خدمات کا دائرہ وسیع تھا۔ ۱۳ جنوری ۱۹۸۷ء کو انتقال ہوا۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی

مولانا محمد اسحاق بھٹی کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ ایک کہنہ مشق صحافی' تجربہ کار ادیب' مورخ اور مصنف ہیں۔ قریباً سولہ سال تک مرکزی جمعیتہ اہلحدیث کے ترجمان "ہفت روزہ الاعتصام" میں ادارتی فرائض انجام دیتے رہے کچھ عرصہ اپنا ذاتی سہ روزہ اخبار "منہاج" بھی جاری رکھا۔ ادارہ ثقافت اسلامیہ میں وقیع علمی اور تصنیفی خدمات انجام دیتے رہے سلسلہ تصنیف فقہائے ہند جو تیرہ چودہ حصوں میں ہے ادارہ ثقافت اسلامیہ کی طرف سے شائع ہوئی آپ کے رشحات قلم کا زریں کارنامہ ہے۔ ابن ندیم کی ضخیم اور قدیم مختلف علوم میں مرتب کردہ کتاب الفہرست کا عربی سے اردو ترجمہ آپ کا شاہکار ہے ان کے علاوہ نقوش عظمت رفتہ' برصغیر میں صحابہ کرام کے اولین نقوش اور ارمغان حنیف' قصوری خاندان' بزم ارجمنداں وغیرہ اہم علمی اور تاریخی کتابیں آپ نے لکھ کر شائع کیں۔ آپ نہایت ذہین و فطین' فہیم اور ممتاز خاکہ نویس ہیں۔ جب کسی شخصیت کے بارے میں قلم اٹھاتے ہیں تو موضوع کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ ان کا ذہن اور دماغ معلومات کا خزینہ ہے۔ بقول مولانا عزیز زبیدی آپ اپنے وقت کے امام ذہبی ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل اور بعد مختلف سیاسی اور مذہبی تحریکوں میں حصہ لیا۔ اس سلسلے میں قید و بند کی تکالیف بھی برداشت کیں نہایت خلیق' ملنسار' وضع دار اور صاحب کردار عالم دین ہیں متعنا اللہ بطول حیاتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد بشیر انصاری

آپ نامور صحافی' ادیب' اور صاحب قلم و قرطاس ہیں۔ عرصہ سے مرکزی جمعیتہ اہلحدیث پاکستان کے ترجمان ہفت روزہ اہل حدیث کے مدیر ہیں۔ آپ کے اداریئے نہایت علمی اور جاندار ہوتے ہیں مختلف اوقات میں ہفت روزہ اہل حدیث کے خاص نمبر ترتیب دے کر شائع کئے جو آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔ حال ہی میں "خدمات اہل حدیث" اور "تحریک اہل حدیث افکارو خدمات" شائع کی ہیں جو نہایت بلند پایہ علمی اور معلوماتی ذخیرہ ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔

علامہ پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیتہ اہلحدیث پاکستان کے امیر سینئر پروفیسر ساجد میر کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ دینی و عصری علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل ہے سیاست کی پر خار وادی کے ماہر رہرو ہیں۔ ذہن و دماغ کی بالیدگی علمی بصیرت اور ذہانت و فطانت سے بہرہ وافر حاصل ہے۔ گوناگوں اوصاف' خوبیوں اور صلاحیتوں سے متصف ہیں دقیقہ رس معاملہ فہم' نکتہ داں' سخن شناس اور انتظامی امور میں مکمل مہارت اور تجربہ رکھتے ہیں مجلس اور پارلیمانی آداب و قواعد سے خوب واقف ہیں۔ اسلاف کی روربات کے امین اور ان کی قائم کردہ جماعتی تنظیم کے محافظ ہیں خندہ رو' ملنسار' خلیق' متین اور صاحب کردار شخصیت کے حامل بزرگ ہیں۔ ان کی قیادت میں جماعت کو خوب ترقی اور عروج حاصل ہوا ہے جماعتی ڈسپلن اور نظم کے خود بھی پابند اور دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں اپنی ذات پر تنقید اور اعتراض کو سننے کا اللہ نے ہمت اور حوصلہ عطا کر رکھا ہے۔ حکومت کے ایوان بالا میں بحیثیت سینئر عوام کے حقوق کی پوری ترجمانی کرتے ہیں۔ اپنے منصب کے فرائض اور ذمہ داری سے ہر طرح آگاہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ملک و ملت اور جماعت کی خدمت کے لئے صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ و سلامت رکھے آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالوہاب صدری

ضلع جھنگ کے قصبہ واسو آستانہ میں پیدا ہوئے۔ سن شعور کو پہنچے تو والد محترم نے حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ کی خدمت میں بھیج دیا وہاں صرف کی تعلیم حاصل کی اور قران مجید بھی حفظ کر لیا پھر قطب ربانی سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کی خدمت میں امرتسر حاضر ہو کر حدیث کی ابتدائی کتابیں پڑھیں اور روحانی فیوض و برکات سے بھی متمتع ہوئے۔ امرتسر سے دہلی حضرت شیخ الکل سید نذیر حسین رحمہ اللہ محدث کی خدمت میں حاضر ہو کر جملہ علوم و فنون' تفسیر قران' صحاح ستہ' ادب و بلاغت' تاریخ و سیر' منطق و فلسفہ وغیرہ میں تکمیل کی۔ مولانا عبدالوہاب نہایت متقی پرہیزگار' شب زندہ دار اور خدا رسیدہ بزرگ تھے تمام عمر دینی علوم کی تدریس میں گذاری جولائی ۱۹۳۲ء میں دہلی میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کے نامور فرزند مولانا حافظ عبدالستار محدث و مفسر بھی بلند پایہ عالم دین تھے۔ کتاب و سنت کی نشر و اشاعت میں ساری عمر ہمہ تن مصروف رہے۔ قران مجید کا ترجمہ و تشریح تفسیر ستاری کے نام سے مرتب کیا جو آپ کا عظیم علمی کارنامہ ہے۔ جماعت غربا اہلحدیث کے امیر تھے پندرہ روزہ "صحیفہ اہل حدیث" بھی آپ نے جاری کیا جو ابھی تک مسلک کی اشاعت میں نہایت مثبت انداز میں خدمت بجالا رہا ہے۔ تقوی' طہارت اور خشیت الٰہی کے پیکر تھے۔ تفسیر ستاری' بخاری شریف کا ترجمہ نصرۃ الباری اور فتاویٰ ستاریہ آپ کی علمی یادگاریں اب آپ کے عظیم المرتبت کو فرزند مولانا حافظ عبدالرحمٰن سلفی آپ کے اس بلند دینی مشن کو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور جماعت غربا اہلحدیث کے امیر ہیں۔ مولانا حافظ عبدالستار کا انتقال ۱۹۶۶ء میں کراچی میں ہوا۔ کراچی میں اس خاندان کا عظیم علمی مرکز موجود ہے۔

پروفیسر محمد سعید

آپ کا علمی پایہ نہایت بلند ہے۔ سیاسی سوجھ بوجھ کے پوری طرح ماہر ہیں۔ نہایت زیرک' معاملہ فہم اور کھلے دل و دماغ کے حامل ہیں۔ جہاد کشمیر کے ہیرو ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی خدمات قابل قدر ہیں۔ آپ نے اپنے حسن تدبر سے جماعت میں جذبہ جہاد پیدا کرکے بہت عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ ملک کے طول و عرض میں لوگوں میں جہاد وغیرہ کی سپرٹ پیدا کرنا آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ جہاد کے لئے لوگوں کو منظم اور تیار کرنا معمولی بات نہیں۔ ملک کے تمام بڑے بڑے شہروں میں جہادی مراکز قائم ہیں۔ سندھ کے دور دراز علاقے ڈگری اور کنری وغیرہ میں دفتر اور مراکز قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ملک و ملت اور مسلک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔

مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری

حافظ صاحب موصوف ممتاز عالم دین، مناظر، مبلغ، خطیب، ادیب اور صحافی تھے۔ ہفت روزہ "اہل حدیث" اور "تنظیم اہل حدیث" میں عرصہ تک ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ قادیانیت کے بارے میں وسیع معلومات رکھتے تھے مرکزی جمعیت اہلحدیث کی مجلس عاملہ اور کابینہ کے رکن تھے۔ ملکی سیاست میں بھی حصہ لیتے رہے ۱۹ جون ۱۹۸۹ کو وفات پائی۔

مولانا عبدالخالق قدوسی

نہایت پاکیزہ اوصاف، تبحر علمی سے آراستہ، سادہ مزاج، درویش صفت، وسیع المطالعہ، نامور عالم دین تھے۔ مسائل کی تحقیق میں سند کی حیثیت رکھتے تھے نہایت خلیق، متین، سنجیدہ، کم گو، بردبار اور ملنسار بزرگ تھے۔ علم وادب اور تاریخ سے گہرا لگاؤ تھا۔ اہل حدیث کی جامع تاریخ لکھنے کا منصوبہ تھا۔ کام بھی شروع کر دیا تھا جو کہ وفات کی وجہ سے ادھورا رہ گیا۔ "مکتبہ قدوسیہ" کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا جس کی طرف سے مختلف موضوع پر علمی کتابیں شائع کی گئیں۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ کو قلعہ کچھمن سنگھ میں بم کے المناک حادثہ میں شہید ہوئے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے ابوبکر قدوسی باحسن طریق ان کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد اسحاق رحمانی

مدرسہ رحمانی دہلی کے فارغ التحصیل تھے اس لئے رحمانی کہلاتے پر گو اور ماہر خطیب تھے۔ مسجد چینیانوالی لاہور' مسجد فریدیہ قصور اور جامع مسجد اہلحدیث سرگودھا میں خطابت کے جوہر دکھاتے رہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مجلس عامہ کے رکن اور سید داؤد غزنویؒ کے معتمد خصوصی تھے ۱۹۶۷ میں انتقال ہوا ملکی سیاست میں بھی بھرپور حصہ لیا۔

حافظ عبدالرحمٰن قصوری

ان کے والد حاجی فضل الدین نمونہ سلف بزرگ اور ولی اللہ تھے حافظ صاحب نے مختلف مدارس سے دینی تعلیم حاصل کی مولانا حکیم حافظ احمد پٹوی کے شاگرد رہے۔ قصبہ پٹی ضلع لاہور حال امرتسر میں رہائش تھی قیام پاکستان سے قبل سیاسی سرگرمیوں میں کوشاں رہے پاکستان آکر پہلے حافظ آباد میں مقیم ہوئے۔ پھر قصور آ گئے' کچھ عرصہ "الاعتصام" کے مینجر بھی رہے۔ جماعت اہلحدیث قصور کے قائم کردہ ہائی سکول تائیدالاسلام میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے ۱۹۸۲ء کو راہی ملک عدم ہوئے۔

مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیر میر محمدی

حافظ محمد یحییٰ میر محمدی کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ۱۹۸۴ء میں راقم نے "تذکرہ علمائے بھوجیاں" میں ان کا ذکر کیا ہے۔ آپ معروف عالم دین اور صاحب علم و فضل بزرگ ہیں۔ صدق و دیانت' ذہانت و فطانت' نیکی اور تقویٰ میں منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔ عفاف وصلاح۔ مزاج میں سادگی وانکساری ذکر الٰہی اور کم گوئی ان کا خاص وصف ہے۔ نفاذ اسلام کے داعی اور اقدار اسلامی کے زبردست حامی اور مبلغ بھی ہیں۔ اپنے ماموں استاذ محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ شہید بھوجیانی استاد العلماء حضرت العلام حافظ محمد گوندلویؒ اور دیگر جید علمائے کرام سے تکمیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کی۔ قرآن مجید کے حفظ کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہیں۔

جماعتی سیاست میں بھرپور داخل رہے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مرکزی درسگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے ناظم تعلیمات کے اہم عہدہ پر فائز رہے۔ راجہ جنگ کے مدرسہ "ضیاء السنہ" کے بانیوں سے ہیں اور اب بھی انہی کی سرپرستی میں جاری ہے۔ "متحدہ جمعیت اہلحدیث" پاکستان کے امیر ہیں۔ بھائی پھیرو کے قریب موضع بنگلہ بلوچاں میں ایک تبلیغی مرکز قائم کیا اس میں ایک خاص اسلوب کے تحت عوام کو دینی تربیت دی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب وہاں ایک عظیم دینی درسگاہ قائم کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ صلاحیتوں سے آپ کو نواز رکھا ہے۔

مولانا محمد ابراہیم آف وڈانہ

آپ نامور عالم دین ہیں مولانا حافظ تمد یحییٰ میر محمدی کے دست راست ہیں۔ نہایت متحرک اور فعال بزرگ ہیں آپ کا ضلع قصور میں جماعت کی خدمت اور تبلیغی مساعی کا دائرہ نہایت وسعت پذیر اور تگ و دو کا ہدف ہے جو ایک ریکارڈ اور یادگار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ملنسار' سادہ مزاج اور مرنجاں مرنج طبیعت رکھتے ہیں افراد جماعت کے دکھ درد میں شریک رہتے ہیں۔ ضلع بھر میں جماعت کے ہر فرد کے ساتھ رابطہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس غرض کے لئے ہر وقت سفر میں رواں دواں رہتے ہیں صبح کہیں اور شام کہیں پر عمل پیرا ہیں ان جیسے جماعت کی خدمت کے لئے مستعد اور متحرک بزرگ کم دیکھنے میں آئے ہیں۔ ہمارے مہربان اور مخلص دوست ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ تادیر زندہ و سلامت رکھے آمین۔

جناب علیم ناصری صاحب

نامور ادیب و صحافی' کہنہ مشق شاعر' دانشور اور مورخ ہیں کافی عرصہ ہفت روزہ "الاعتصام" میں ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے پھر خرابی صحت کی بنا پر الگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے لیکن اب حافظ نعیم الحق کی وفات کے بعد دوبارہ "الاعتصام" میں آپ کی خدمات حاصل کر لی گئی "شاہنامہ بالاکوٹ" کے نام سے سید احمد شہید کی تحریک کے واقعات کو دو جلدوں میں نظم کر کے شائع کر چکے ہیں۔ ابھی دو جلدیں زیر طباعت ہیں۔ نہایت دیدہ ور اور علم دوست بزرگ ہیں۔

حافظ صلاح الدین یوسف

علم وفضل کے لحاظ سے ممتاز مقام حاصل ہے۔ کافی عرصہ تک ہفت روزہ الاعتصام میں ادارتی فرائض انجام دیتے رہے۔ مولانا محمد عطاءاللہ حنیف بھوجیانیؒ کا خصوصی اعتماد حاصل تھا۔ ڈپٹی سید احمد حسن مؤلف احسن التفاسیر کی مایہ ناز تصنیف تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ انمول تحفہ جو نایاب تھی حضرت مولانا بھوجیانیؒ کی نگرانی اور رفاقت میں اسے از سرنو مرتب کیا اور مکتبہ سلفیہ کی طرف سے شائع ہوئی آپ کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔ آپ اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن بھی ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف اور مؤلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے گوناگوں صلاحیتوں اور خوبیوں سے نواز رکھا ہے۔ آجکل مولانا عبدالمالک مجاہد کے قائم کردہ اشاعتی ادارہ "دارالسلام" میں علمی اور تحقیقی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حافظ نعیم الحق نعیم

فاضل مدینہ یونیورسٹی علوم عربیہ سے بہرہ ور متانت' سنجیدگی' شرافت' سادگی' کم گوئی' اور شیریں کلامی کے پیکر' اور قادر الکلام شاعر تھے۔ ہفت روزہ "الاعتصام" کے ایڈیٹر رہے حضرت مولانا محمد عطاءاللہ حنیف کے قائم کردہ ادارہ "دارالدعوۃ السلفیہ" میں قابل قدر خدمات انجام دیں تنقیح الرواۃ کی تکمیل' تصحیح اور تخریج میں حافظ صلاح الدین یوسف کے ساتھ شریک رہے۔ آپ گوجرانوالہ اپنے گھر سے ۳۰ جنوری ۱۹۹۹ کو لاہور "الاعتصام" کے دفتر کے لئے ٹرین سے روانہ ہوئے کہ حادثہ کا شکار ہو کر جان بحق ہو گئے اور جماعت ایک قیمتی سرمایہ سے محروم ہو گئی۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عبدہ الفلاح

عالم باعمل، علوم و فنون کی مرقع شخصیت مولانا محمد عبدہ الفلاح یگانہ عصر اور فحول علما میں سے تھے علمی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع تھا ملک کے مختلف ممتاز علمی اداروں اور درسگاہوں سے تعلیم حاصل کی۔ دارالحدیث رحمانیہ دہلی (تعلیم الاسلام اوڈانوالہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، دارالحدیث ملتان، جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں تدریسی خدمت انجام دیتے رہے، قرآن مجید کا حاشیہ اشرف الحواشی کے نام سے مرتب کیا جو معلومات کا خزینہ ہے اور بھی تصنیفی خدمات کیں۔ ۳۰ جون ۱۹۹۹ کو فیصل آباد میں وفات پائی

امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ

حضرت صوفی صاحبؒ وزیر آباد کے رہنے والے تھے۔ کشمیری خاندان سے تعلق تھا۔ مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی سے ایک ملاقات نے آپ کی کایا پلٹ دی۔ اور آپ حضرت حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ مسلک اہلحدیث سے وابستہ ہو کر قرآن و سنت کی پیروی کو حرز جان بنالیا۔ مولانا فضل الٰہی سے متاثر ہو کر جماعت مجاہدین چمرقند سے تعلق جوڑ لیا۔ پہلے آپ کا نام سلطان محمد تھا۔ مجاہدین کی جماعت میں شمولیت کے بعد عبداللہ نام رکھا۔ آپ کو اس دوران سخت مشکلات، اور ابتلائی آزمائش کا سامنا رہا۔ آپ مجاہدین کی اعانت اور تعاون کے لئے ملک بھر میں دورے کرتے اور رقوم فراہم کر کے چمرقند بھیجتے انگریز کی سی۔ آئی۔ ڈی ہمیشہ آپ کی تلاش میں رہی۔ ۱۹۲۱ میں جماعت مجاہدین کی طرف سے موضع اوڈانوالہ ضلع فیصل آباد میں ایک تعلیمی درسگاہ کا اجراء مدرسہ "تعلیم الاسلام" کے نام سے کیا گیا تو آپ اس کے سرپرست۔ مقرر ہوئے۔ آپ کی محنت اور خلوص اور شبانہ روز مساعی کی بدولت ہی مدرسہ "دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن" کی شکل میں تبدیل ہوا اور آج ملک کی مشہور اور عظیم درسگاہوں میں شمار ہوتا ہے۔ صوفی صاحب تمام عمر ہمہ تن اس کی تعمیر و ترقی میں مصروف رہے۔ آپ نہایت پاکیزہ اوصاف شب زندہ دار متقی، پرہیز گار اور مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کے اوصاف

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمیدہ کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ تمام عمر دین کی خدمت میں گزاری صوفی صاحب ۲۸ اپریل ۱۹۷۵ کو فوت ہوئے آپ کی آخری آرامگاہ آپ کے قائم کردہ دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے احاطہ میں ہے۔ دارالعلوم کے کارپردازان صوفی صاحب کی مکمل سوانح حیات "سلطان الاولیا" کے نام سے مرتب کر کے شائع کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے جماعت کے معروف مؤرخ' ادیب اور صحافی مولانا محمد اسحاق بھٹی کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

میاں فضل حق مرحوم

متحدہ ہندوستان میں میاں فضل حق مرحوم ضلع امرتسر کی تحصیل ترنتارن کے ایک گاؤں موضع "رعیہ" کے رہنے والے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد انکا خاندان حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں آکر مقیم ہوا۔ دین سے وابستگی اور مسلک اہلحدیث سے دلی لگاؤ تھا غزنوی اور روپڑی خاندان سے گہری عقیدت اور ارادت تھی۔ حافظ آباد میں ایک مسجد بھی تعمیر کی مرکزی جمیعت اہلحدیث سے وابستہ ہو کر بہت سے علمی' دینی' سیاسی اور ملی امور سرانجام دیئے۔ تمام عمر جماعت اور ملک و ملت کی خدمت میں مصروف رہے۔ بڑی بڑی سیاسی شخصیتوں' نواب زادہ نصراللہ خاں' نواز شریف' اصغر خاں وغیرہ سے قریبی تعلقات تھے جماعت کی مرکزی درسگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے تاعمر ناظم رہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ رہے تھے جامعہ سلفیہ کی ترقی و عروج میں آپ کا بڑا عمل دخل ہے آپ کی وفات ۱۲ جنوری ۱۹۹۶ کو ہوئی اللہ مغفرت کرے۔

مولانا محمد حیات قصوری رحمہ اللہ

آپ ضلع مظفر گڑھ کے کسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ مختلف مدارس مدرسہ غزنویہ امرتسر' ملتان اور لکھو کی ضلع فیروز پور میں بلند پایہ اساتذہ کرام سے علوم و فنون کی تکمیل کی حصول تعلیم کے بعد اپنے علاقے میں تبلیغی و تدریسی خدمات بجا لاتے رہے۔ لیکن حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے وہاں مستقل قیام پذیر نہ ہو سکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور قصور تشریف لے آئے۔ قصور میں اس وقت جماعت اہل حدیث کی کوئی مسجد نہیں تھی۔ آپ نے اندروں شہر کوٹ بدر دین کی مسجد احناف (جو حوض والی مسجد) کے نام سے مشہور ہے وہاں قیام فرمایا۔ آپ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے اور صبح کی نماز کے بعد درس قرآن بھی دیتے۔ ان کی بلند پایہ علمی شخصیت' علم و فضل' زہد و اتقا' عبادت و ریاضت' بلند اخلاق' شیریں گفتاری اور قرانی رموز و نکات سے ماہرانہ واقفیت کا سب اپنے پرائے اعتراف کرتے خطبہ جمعہ اور درس قرآن سننے کے لئے شہر اور مضافات سے لوگ پروانوں کی طرح امڈتے چلے آتے۔

شہر کے کاروباری حضرات فجر کی نماز ان کی اقتداء میں ادا کرتے پھر درس قرآن سن کر سیر وغیرہ کو جاتے۔

مسائل مہمہ میں شہر کے ہم عصر علمائے کرام بلا تفریق عقیدہ مسلک اکثر ان کی طرف رجوع کرتے خصوصاً طلاق ثلاثہ کے فتویٰ کے لئے تو ان کے ہاں آنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

احناف میں بھی اس وقت شہر میں بلند مرتبت علمائے کرام موجود تھے۔ جن میں سید مبارک علی شاہ' مولانا عبدالرحمٰن' مولانا حافظ غلام حیدر' مولانا عبدالغفور' مولانا ایوب حیدر اور دیگر علمائے عظام سر فہرست تھے۔ لیکن اکثر مسائل کی دریافت اور تحقیق کے لئے آپ ہی کی ذات گرامی مرجع عوام و خواص تھی۔ علماء کرام اور عوام و خواص میں آپ کو بے حد احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

چونکہ آپ تمام مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرماتے اور بدعات و رسوم کی سختی سے تردید کرتے اس لئے بعض لوگوں میں کچھ عرصہ بعد کھسر پھسر شروع ہو گئی کہ یہ مولوی وہابی ہے۔ اسی دوران ایک روز جب آپ قرآن مجید کا فجر کی نماز کے بعد درس دے رہے تھے۔ ایک شخص اٹھ کر کہنے لگا کہ حضرت آپ وہابی معلوم ہوتے ہیں اور یہ مسجد حنفیوں کی ہے اس لئے بہتر ہے کہ آپ کسی اور جگہ تشریف لے جائیں یا فقہ حنفیہ کے مطابق بیان کیا کریں۔ مولانا محمد حیات نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے بہت سمجھایا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا مسلک یہ ہے کہ جب حدیث سامنے آ جائے تو میرا قول چھوڑ دو اور حدیث نبویؐ پر عمل کرو مگر وہ شخص خاموش نہ ہوا۔

شہر قصور کے اس وقت کے رئیس اعظم حاجی محمد فریدؒ بھی موجود تھے۔ جو شہر میں وسیع منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد' کارخانہ جات' دکانات و مکانات کے مالک تھے اور شہر میں انہیں بڑی اہمیت حاصل تھی۔ انہوں نے بھی معترض کو سمجھایا کہ کار خیر میں مداخلت نہ کرو اور اس نیک کام کو اسی جگہ جاری رہنے دیا جائے۔ لیکن وہ اور چند اس کے اور حواری نہ مانے تو حاجی محمد فریدؒ کو طیش آ گیا وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور مولانا محمد حیاتؒ کا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے آج کے بعد مولانا کا درس میرے وسیع احاطے میں ہوا کرے گا۔

قصور اڈا للیانی میں برلب سڑک جہاں اب "جامع مسجد فریدیہ اہل حدیث" اپنے بلند و بالا میناروں کے ساتھ پر شکوہ صورت میں نظر آتی ہے۔ یہی وسیع و عریض احاطہ حاجی صاحب کی ملکیت تھا' جس کے چاروں طرف ۲۶ گودام اور ان پر بالا خانے تعمیر شدہ تھے۔ کچھ عرصہ تو احاطہ کے صحن میں ہی نماز باجماعت' درس قرآن اور خطبہ جمعہ ہوتا رہا۔ لوگ یہاں بھی جوق در جوق درس قرآن اور خطبہ جمعہ میں آ کر شریک ہوتے۔

یہ سن 1334ھ مطابق 1914ء کا زمانہ تھا۔ حاجی صاحب نے پھر اسی احاطہ میں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کر دی۔ جسے 1920ء میں حاجی صاحب کی وفات کے بعد مقامی جماعت نے موجودہ صورت میں دوبارہ تعمیر کیا۔ پہلے یہ یتیم خانہ والی مسجد مشہور تھی اب ہم نے اس کا نام "جامع مسجد فریدیہ اہلحدیث" رکھ دیا ہے۔ حاجی محمد فرید مرحوم کی کوئی صلبی اولاد نہ تھی۔ شہر میں بہت جائداد پھیلی ہوئی تھی۔ حاجی صاحب کو مولانا عبدالقادر قصوری اور مولانا محمد حیات نے مشورہ دیا کہ آپ اپنی زندگی میں یہ جائداد مسجد کے نام وقف کر دیں تاکہ آپ کا صدقہ جاریہ رہے آپ نے ان کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی ہی میں اپنے تمام ورثاء میں جائداد کا کثیر حصہ ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوق کے مطابق تقسیم کر کے باقی جائداد جس میں مسجد کے چاروں طرف پھیلے ہوئے گودام' مکانات دکانیں اور کارخانہ حاجی فرید کا 38/100 کا حصہ مسجد کے نام وقف کر دیئے حاجی صاحب موصوف نے مولانا محمد حیاتؒ کے مشورہ پر ایک یتیم خانہ بھی قائم کر دیا۔ مسجد کے ملحقہ گوداموں کے اوپر تعمیر شدہ بالاخانوں میں یتامی کی رہائش اور درس و تدریس کا اہتمام بھی کیا گیا۔ یتیم خانہ کی وجہ سے یہ مسجد پہلے یتیم خانہ والی مسجد مشہور تھی۔ اس یتیم خانہ میں بچوں کی تعلیم و تدریس تربیت اور پرورش کا خاطر خواہ اہتمام تھا۔

مولانا محمد حیات کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔ جسے ان کے مشورہ پر شروع کیا گیا۔ یتیم بچے جب سن بلوغت کو پہنچ جاتے تو حاجی صاحب ان کی شادی بھی اپنی اولاد کی طرح کرتے۔ بچیوں کو قیمتی جہیز دیتے۔ لڑکوں کے نام کچھ جائداد کا حصہ ہبہ کر دیتے۔

اس کی مثال حاجی محمد عباس نو مسلم تھے۔ جو پاکستان کے قیام کے بعد ملتان چلے گئے۔ حاجی صاحب نے انہیں رہائش کے لئے شہباز روڈ پر ایک مکان دیا جس میں ان کی رہائش تھی۔ حاجی صاحب نے ہی ان کی پرورش کی شادی کی اور رہائش کا انتظام کیا۔

حاجی محمد فرید مرحوم نے اپنی جائداد موقوفہ کے لئے ایک پانچ رکنی ٹرسٹ مقرر کر دیا جو "ٹرسٹ حاجی محمد فرید" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے تمام ممبران اہل حدیث ہوتے ہیں اس وقت اس ٹرسٹ کا صدر یہ عاجز ہے اور چاروں اراکین کا تعلق بھی جماعت اہل حدیث سے ہے۔

حاجی محمد فرید مرحوم کی وفات 1920ء کے بعد ان کی اہلیہ محترمہ حیات بی بی مرحوم نے اپنے حصہ کی جائداد بھی تمام مسجد فریدیہ کے نام وقف کر دی اور وصیت نامہ میں ان الفاظ کا اضافہ کرایا کہ "مسجد فریدیہ کا امام ہمیشہ اہل حدیث ہو گا جسے عرف عام میں "وہابی" کہتے ہیں۔" یہ اضافہ مائی صاحبہ نے مولانا محمد حیاتؒ اور مولانا عبدالقادر قصوری کے مشورہ پر کیا جو ان کی کمال فراست پر دلالت کرتا ہے مولانا محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیاتؒ کی تمام زندگی سادہ اور درویشانہ گذری۔ 1914ء میں جب آپ کا مسجد فریدیہ میں بحیثیت امام و خطیب تقرر ہوا۔ اس وقت آپ کی تنخواہ صرف پندرہ روپے ماہانہ طے ہوئی۔ اور قیام پاکستان کے بعد مئی 1951ء میں جب آپ کا انتقال ہوا تو ساٹھ روپے ماہانہ لے رہے تھے۔ کبھی تنخواہ میں اضافہ کا سوال نہ کیا ممبران ٹرسٹ مناسب اضافہ کر دیتے۔ ساری عمر ایک ہی جگہ بیٹھ کر دین کی خدمت میں گزار دی۔ نہ کوئی جائداد بنائی نہ ذاتی مکان خریدا۔ مسجد ہی کا ملحقہ کمرہ اس پر ایک معمولی بالاخانہ تھا۔ بالاخانے میں اہل و عیال تھے نیچے کمرہ میں آپ دن کا بیشتر حصہ گزارتے وہیں طلباء کو پڑھاتے اور ملاقاتیوں سے ملتے آپ علوم قرآن و حدیث اور معقول منقول کے متبحر عالم تھے فارسی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا۔

بازار میں بہت کم جاتے' زیادہ وقت مسجد میں گزارتے طلباء کی تدریس' تلاوت قرآن' عبادت و ریاضت بس یہی مشغلہ تھا۔ آپ کے موعظہ حسنہ' حکمت عملی' نرم مزاجی شیریں بیانی کی بدولت مسلک اہلحدیث کو یہاں بہت فروغ حاصل ہوا۔ ایک وہ وقت تھا کہ حق گوئی کی پاداش میں ایک مسجد چھوڑنا پڑی۔ اب خدا کے فضل سے قصور شہر میں پندرہ مساجد اہلحدیث ہیں۔

یہ سب کچھ آپ ہی کے حسن عمل' سعی و جہد اور ذات گرامی کی حکمت عملی اور برکت کا نتیجہ ہے۔ مولانا محمد حیاتؒ قیام پاکستان کے بعد 15 مئی 1951ء کو فوت ہوئے۔ اور قصور کے مشہور قبرستان بس سٹینڈ میں آسودہ لحد ہیں۔ اسی قبرستان میں اس وقت کے شہر کے امیر ترین اور رئیس اعظم حاجی محمد فریدؒ اور ان کی اہلیہ محترمہ بیوی حیات بی بی مرحومہ کی پکی قبریں آج بھی موجود ہیں۔ جو ان کے عمل بالکتاب والسنہ کا منہ بولتا ثبوت ہیں جب کہ معمولی حیثیت کے لوگوں کی قبریں پختہ اور چپس وغیرہ سے بنائی ہوئی ہیں۔ رحمهم الله رحمة واسعة

مولانا عبدالکریم فیروز پوری

آپ موضع گھدووالہ ضلع فیروز پور کے رہنے والے اور حضرت الامام سید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالجبار غزنوی کے شاگرد رشید تھے۔ نہایت بلند اخلاق' شیریں گفتار' درویش صفت' متین اور سنجیدہ بزرگ تھے۔ بلند پایہ عالم دین' کامیاب مقرر' پنجابی زبان کے پر گو شاعر اور سکھوں کی مذہبی کتاب "گرنتھ صاحب" کے عالم تھے۔ اس لئے گرنتھی بھی کہلاتے تھے۔ مدرسہ غزنویہ امرتسر کے سفیر بھی رہے۔ امام عبدالجبار غزنوی کو ان کی امانت اور دیانت پر بھرپور اعتماد تھا ملک کے دور دراز علاقے کلکتہ' رنگون وغیرہ میں مدرسہ کے لئے فراہمی چندہ کی خاطر سفر کرتے صرف زاد راہ اور خورونوش کے مصارف وصول کرتے چندہ سے کوئی حصہ وغیرہ نہ لیتے۔ امام صاحبؒ نے انہیں اسی لئے "امین خاندان غزنویہ" کے معزز خطاب سے نواز رکھا تھا۔

مولانا عبدالکریم نیک' پارسا' تقویٰ و طہارت کے پیکر' صدق شعار' شیریں گفتار کامیاب واعظ اور مقرر تھے۔ تقریر میں جب پنجابی کے اشعار خوش الحان انداز میں سناتے تو لوگ عش عش کر اٹھتے۔ پنجابی نظم میں آپ نے متعدد کتابیں لکھ کر شائع کیں جو مقبول عام ہوئیں ان میں "معجزات محمدی' پیروی صحابیات' نیک بی بی' نوجوان مسلم اور سکھوں کے متعلق بھی چند چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں۔

اپنے استاذ محترم حضرت الامام سید عبدالجبار غزنوی کی وفات پر ایک نہایت دردناک مرثیہ پنجابی نظم میں لکھا چند بند ملاحظہ ہوں۔

جاندیاں راہیاں کولوں پچھاں میں روکے
ماہی دے گل ہنجو ہار پرو کے
دس تے جانلاں ذرا کول کھلو کے
ٹھیک تیاری ہو گئی ساڈے سردار دی
جھوک ہادی میرے عبدالجبار دی
رو رو لدائی چٹھی آ گئی سرکار دی
جدوں دا سوہنا ساتھوں لد سدایا اے
عیشاں تے خوشیاں کدی پھیرا نہ پایا اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غماں دا بدل سرتے دکھاں دا سایا اے
ہوگئی اجاڑ مکی رُت بہار دی
جھوک میرے ہادی عبدالجبار دی
رو رو لدائی چٹھی آگئی سرکار دی

یہ مجموعہ اشعار اسی قسم کے حزن و ملال اور غم و اندوہ کے اظہار کا مرقع ہے مولانا علیہ الرحمہ نے قیام پاکستان کے بعد بہاول نگر میں رہائش اختیار کی۔ اس کے بعد ایک بیٹے مولوی محمد یحییٰ مرحوم قصور میں آکر مقیم ہوگئے بلدیہ قصور کے کونسلر بھی رہے۔ شادی بھی یہاں کی اور چند سال پیشتر قصور میں فوت ہوئے۔ اور قبرستان

مولانا عبدالکریم رحمہ اللہ قصور میں آکر کافی عرصہ ان کے پاس رہے یہاں کی مشہور جامع مسجد فریدیہ اہلحدیث میں کچھ وقت تک جمعہ کا خطبہ بھی ارشاد فرماتے رہے۔ دوران خطبہ آپ ایک باریک سفید چوغہ زیب تن کئے ہوتے جس سے آپ کی وجاہت دوبالا نظر آتی آپ کے بڑے بیٹے مولانا نصراللہ نصر تھے وہ بھی شاعر اور عالم دین تھے قصبہ کھڈیاں میں رہائش تھی اور وہاں سکول ٹیچر تھے۔

۹۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال بتاریخ ۲۹ جولائی ۱۹۹۹ء کو کھڈیاں میں ہوا مولانا عبدالکریم رحمہ اللہ نے ستر سال کی عمر میں ۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء کو بروز پیر وار صبح چھ بجے بہاول نگر میں وفات پائی۔ اناللہ و انا الیہ راجعون

مولانا عبدالمجید سوہدری

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۸ھ کو مردم خیز سرزمین سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱ سال کی عمر تھی کہ والد محترم مولانا عبدالحمید کا انتقال ہوگیا اور آپ سایہ پدری سے محروم ہوگئے۔ مولانا عبدالمجید کا خاندان علم و فضل کے لحاظ سے ممتاز تھا آپ کے جد امجد مولانا غلام نبی جو ۴ ستمبر ۱۸۴۸ء مطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ کو سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے اپنے وقت کے عظیم المرتبت اساتذہ کرام سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ آپ نے شیخ الکل حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میاں سید نذیر حسین رحمہ اللہ سے بھی علمی استفادہ کیا۔ مولانا عبدالمجید صاحب کے والد گرامی مولانا عبدالحمید (ولادت ۱۸۸۲ء وفات ۲۴ مئی ۱۹۱۲ء) بھی حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے اور آپ کے نانا حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی جو استاد پنجاب سے ملقب تھے وہ بھی حضرت میاں نذیر حسین کے تلمذ تھے اس عالی نسبت کی وجہ سے مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ نجیب الطرفین تھے یہ سعادت کم لوگوں کو ہی میسر ہوتی ہے۔

۲۹۔۱۹۳۰ء کے زمانے میں یہ عاجز موضع بھینی سدھواں سے ضلع امرتسر (بھارت) کے مدرسہ محمدیہ میں ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا۔ وہاں کے سالانہ تبلیغی جلسہ کے موقع پر دیگر علمائے کرام کے ساتھ مولانا عبدالمجید سوہدری کی زیارت ہوئی اور ان کی تقریر سنی۔ ۱۹۵۶ء میں مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے دفتر میں میرا بطور ناظم دفتر تقرر عمل میں آیا تو بہت قریب سے حضرت مولانا عبدالمجید رحمہ اللہ کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ آپ مرکزی جمعیۃ کی مجلس عاملہ کے رکن۔ جامعہ سلفیہ کمیٹی کے ممبر اور سید داؤد غزنوی کے بہت قریبی مشیر تھے۔ آپ پارلیمانی اور مجلسی قواعد سے پوری طرح آگاہ تھے۔ جمعیۃ کی مجالس میں آپ کی شرکت ایک کہنہ مشق سیاستدان مدبر، نکتہ سنج اور باریک بین شخصیت کے لحاظ سے نہایت اہم ہوتی تھی آپ بلاخوف لومتہ لائم بات بلا جھجک کھل کرتے اور بلاخوف اپنے مافی الضمیر کا اظہار فرماتے آپ کو تمام علوم و فنون متداولہ میں مکمل تبحر حاصل تھا۔ آپ بیک وقت بلند پایۂ عالم دین قران کے مفسر، محدث، مفسر، مورخ، مصنف، صحافی، ادیب کے علاوہ ماہر اور کامیاب حکیم اور طبیب بھی تھے۔ آپ ایک سو تیس دینی اور طبی کتابوں کے مصنف تھے۔ ہفت روزہ "اہلحدیث" مسلمان اور طبی میگزین بھی آپ کی ادارت میں جاری رہے۔ آپ کی ہر تقریر پر مغز اور دلآویز ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا عبدالمجید سوہدروی کو دل و دماغ کی توانایوں اور شخصی صلاحیتوں و خوبیوں سے بدرجہ اتم نواز رکھا تھا آپ کی گفتگو ہمیشہ عالمانہ، مدبرانہ اور مصالحانہ انداز میں ہوتی ایسے ہمہ صفت موصوف اور نادر زمانہ لوگ روز روز کہاں پیدا ہوتے ہیں بے شمار خوبیوں کی حامل یہ شخصیت ۶ نومبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۹ کو لاہور میں انتقال فرماگئی اور ان کی نعش سوہدرہ لے جاکر ان کے خاندانی قبرستان میں سپرد خاک کر دی گئی۔ یغفر اللہ لہ و جعل الجنتہ متواہ آمین

مولانا عبداللہ گورداسپوری

آپ ۱۹۱۶ء میں ضلع گورد اسپور (بھارت) کے ایک گاؤں موضع "وڑائچ" میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد قصبہ "بٹالہ" کے مدرسہ دارالسلام میں داخل ہوکر درس نظامی کی تکمیل کی مدرسہ رحمانیہ دہلی سے بھی استفادہ کیا۔ دیوبند میں بھی جید اساتذہ کرام سے افادہ حاصل کیا۔ حضرت مولانا محمد ابراھیم میر سیالکوٹی کی خدمت میں حاضر ہوکر دورہ تفسیر مکمل کیا۔ پھر دھاری وال کی وولن مل کی مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دینا شروع کئے۔ اور ۱۹۳۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک یہاں خطیب رہے قیام پاکستان کے بعد مختلف مشکلات اور اہم مراحل سے گذرتے ہوئے "رائے ونڈ" پہنچے یہاں مسجد اہلحدیث میں بغیر کسی معاوضہ کے کچھ عرصہ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ ۱۹۴۸ء میں قصور کی جامع مسجد فریدیہ اہلحدیث میں کچھ وقت جمعہ کا خطبہ دیتے رہے ۱۹۴۹ء میں بورے والا کی جماعت کے اصرار اور درخواست پر وہاں تشریف لے گئے۔ اور اب تک وہاں مسجد اہلحدیث میں خطابت درس قران اور تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا کا خطاب نہایت شستہ' عام فہم اور آسان زبان میں ہوتا ہے۔ ان کی تقریر سے کوئی شخص اکتاتا نہیں۔ لوگ دلجمعی کے ساتھ ان کا بیان شوق سے سنتے ہیں۔

آپ مرنجاں مرنج' ہنس مکھ' خوش گو' خوش اخلاق' خوش مزاج عالم ہیں۔ چہرے پر کبھی یبوسأ قمطریراً۔ کی کیفیت نظر نہیں آئے گی۔ حس مزاح تیز ہے باتوں باتوں میں بذلہ سنجی اور لطیفہ کی صورت پیدا کرکے مجلس کو کشت و زعفران بنا دیتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے شریفانہ انداز میں یہ انداز بھی نہایت مؤثر ہوتا ہے اللہ کرے حس مزاح اور زیادہ"۔

مولانا سے بے تکلفی ہے میرے ہم عمر بھی ہیں اس لئے یہ چیزیں نوک قلم پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگئیں مولانا صرف واعظ اور مقرر ہی نہیں۔ بلکہ بے خوف اور نڈر راہنما بھی ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں مرزائیوں کے خلاف تحریک میں گرفتار ہوئے جیل کی ہوا بھی کھائی ۱۹۷۴ء میں بھی ایک تحریک میں حق گوئی کی پاداش میں دفعہ سیفٹی ایکٹ میں گرفتار ہو کر پس دیوار زنداں رہے۔ نہایت متحرک اور فعال بزرگ ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مجلس عاملہ کے شروع سے رکن چلے آرہے ہیں۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی' مولانا محمد اسماعیل سلفی اور جماعت کے دیگر تمام اکابر کو ان پر مکمل اعتماد تھا۔

اب بھی مرکزی جمعیتہ اہلحدیث کے امیر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ میاں محمد جمیل کے معتمد علیہ ہیں۔ آپ کے تفصیلی حالات سے آگاہی کے لئے مولانا محمد اسحاق بھٹی کی تازہ تصنیف "بزم ارجمنداں" کا مطالعہ ضروری ہے جو چودہ صفحات پر بکھرے ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ تادیر دین کی خدمت کے لئے زندہ و سلامت رکھے۔ آمین

حافظ عبدالحمید ازہر

حافظ عبدالحمید ازہر پاکستان کے مشہور شہر قصور میں دسمبر ۱۹۵۰ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں مقامی ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کرلینے کے بعد سعادت مند والدین نے اپنے اس ذہین فرزند کو علم دین کے حصول کے لئے وقف کر دیا۔ چنانچہ ان کے نانا حاجی عبدالکریم رحمہ اللہ انہیں جمعیت اہل حدیث کے معروف عالم اور خطیب مولانا محمد اسحاق رحمانی رحمہ اللہ کے حلقہ تلمذ میں داخل کرآئے۔ جو ان دنوں مسجد چینیانوالی میں خطیب اور مدرس تھے۔ حافظ صاحب کا عمدہ تفسیری ذوق اور حدیث نبوی سے غیر معمولی شغف انہی کے اسلوب تربیت کا فیضان ہے۔ یہیں انہیں مولانا عبدالخالق قدوسی شہید رحمہ اللہ سے بھی شرف تلمذ رہا۔ جنہوں نے اس وقت کے مبتدی طالب علم کو عربی ادب کی نزاکتوں' لطافتوں اور وسعتوں سے آشنا کیا۔ بعد ازاں جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ اور جامعہ تعلیم الاسلام ماموں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کانجن کی علمی فضاؤں سے متمتع ہوتے ہوئے جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی درسگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد پہنچے جہاں انہیں سال پنجم میں داخل کر لیا گیا۔ ۱۹۷۲ء میں یہاں حافظ عبداللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ سے بخاری شریف کی سند حاصل کی۔ ۱۹۷۳ء میں انہیں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلے کا شرف حاصل ہوا۔ جہاں نہ صرف علوم شرعیہ میں امتیاز کے ساتھ گریجوایشن کی بلکہ "تقابلی فقہ" میں تخصص بھی حاصل کیا۔

شہر نبی ﷺ (مدینہ منورہ) کی مقدس فضاؤں میں آٹھ سالہ شرف قیام کی برکات دامن دل میں سمیٹے آج کل محمدی مسجد اہل حدیث ایمن آباد راولپنڈی میں خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں حکومت سعودیہ کی طرف سے اسلام آباد میں قائم ادارۃ البحوث العلمیہ سے بھی وابستہ ہیں۔ تحریر و تقریر کی اعلیٰ صلاحیتوں سے مالا مال ہیں۔ تصنیف و تالیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ "شہدائے بدر واحد" کے ولولہ انگیز تذکرے کے بعد ان دنوں بخاری شریف کا ترجمہ و تحشیہ لکھ رہے ہیں۔+ سیرت النبی ﷺ پر بھی ابتدائی کام ہو چکا ہے۔ حافظ صاحب موصوف جماعت کے گوہر گراں بہا ہیں اور جماعت کو ان سے بجا طور پر بہت سی علمی اور دینی توقعات وابستہ ہیں۔

اہل قصور کے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ حافظ صاحب عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے خطبات مستقل طور پر ان کے شہر میں ارشاد فرماتے ہیں۔ زادہ اللہ علماً و عملاً

جماعت کے دیگر اعیان وصنادید

سابقہ اوراق میں ہم نے بہت سی اہلحدیث شخصیتوں کا مجملاً ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے تحریک آزادی وطن میں سرفروشانہ خدمات انجام دیں' ملکی سیاست میں ہراول دستہ کے طور پر شامل رہے۔ وطن کی آزادی حاصل کرنے اور یہاں نفاذ اسلام کی خاطر ہر قسم کی مشکلات کے سامنے سینہ سپر رہے۔ گرفتاریاں ہوئیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں جائیدادیں ضبط ہوئیں۔ جلاوطن کر دیئے گئے۔ جزائر انڈمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حبس دوام کی سزا کے مستوجب ٹھہرے پھانسی کے پھندے گلوں میں ڈالے گئے لیکن جادہ حق سے کوئی آزمائش انہیں پھسلا نہ سکی۔ ان صاحب عزیمت بزرگوں کے استقلال واستقامت کے نتیجے میں ہی ہم پاکستان ایسی نعمت غیر مترقبہ کے حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہوئے۔ ان سب کے ذکر سے ایک ضیغم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم طوالت کے خوف سے اب صرف چند اہمیت کی حامل شخصیتوں کے نام درج کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ایثار' قربانی' کارکردگی اور جہد مسلسل سے ایک دنیا آگاہ اور آشنا ہے ملاحظہ فرمائیں۔ شیر بنگال مولوی ابوالقاسم فضل حق جنہوں نے ۲۳ مارچ میں ۱۹۴۰ کو منٹو پارک میں ایک بہت بڑے اجتماع میں قراد داد پاکستان پیش کی جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی ان کے علاوہ مولانا راغب احسن ڈھاکہ خواجہ ناظم الدین' خواجہ شہاب الدین' خواجہ خیرالدین مولانا عبداللہ الباقی مولانا عبداللہ الکافی مولانا محمد اکرم ایسے بلند پایہ رہنما جن کا تعلق بنگال سے تھا اور سب اہلحدیث تھے مہدی زمان خاں' رئیس کھلابٹ ہزارہ' ارباب سکندر خاں' سابق گورنر سرحد ارباب جہانگیر' ارباب نور محمد' مولانا محمد ادریس تنزیلہ' رئیس تہکال بالا جن کا تعلق سرحد سے تھا یہ بھی سب نمایاں راہنما اہل حدیث تھے میاں عبدالعزیز بیر سٹرایٹ لا جو لاہور کارپوریشن کے میئر بھی رہے ان کے چھوٹے بھائی کیپٹن ڈاکٹر عبدالحفیظ' مولانا غلام رسول مہر' مولانا ظفر علی خاں' مولانا غلام رسول جنڈیالوی' مولانا محمد یوسف کلکتوی' مولانا حکیم عبداللہ روڑی والے' صوفی ولی محمد فتوحی والے' حاجی نور محمد صراف والد عبیداللہ احرار' حکیم نورالدین لائل پوری' غازی عبدالغنی مجاہد قصوری' حکیم حافظ احمد پٹوی' میر عبدالقیوم لائل پور' مولانا عبداللہ ثانی وغیرھم اللہ تعالیٰ ان کی علمی اور سیاسی خدمات کو شرف قبولیت بخشے آمین۔

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مسلک کتاب وسنت کے فروغ کے لئے کوشاں

ہماری چند

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

- جاذب نظر سرورق
- عمدہ طباعت
- مضبوط جلد بندی
- اعلیٰ کاغذ
- مناسب قیمت

MAKTABA QUDDUSIA

REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585